لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

الہلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۲-۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۱ - ۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۸ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta Wednesday, May, 6. 1914

e & Chief Editor.
Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.
early Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الهلال

سالانه اشتراک ... ابوالکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۸ | کلکته : چہارشنبه ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۲ هجری | جلد ٤

Calcutta: Wednesday, May, 6. 1914.

اطلاع

الهلال کا اینده نمبر نهیں نکلیگا

(۱) گو احباب کرام اسے محسوس نه فرماتے هوں اور گو الهلال کي مالي حالت کیسي هي کیوں نهو' تاهم مجهسے دیکها نهیں جاتا که الهلال نکلے' اور اسکي صوري و معنوي خصوصیات میں تهوڑا سا نقص بهي پیدا هو جاے - یهي وجه هے که گذشته ڈهائي سال کے اندر متعدد گراں قیمت تغیرات اسکے اندر کیے گئے اور اکثر ایسا هوا که لوگوں کو انکي خبر بهی نهیں دي گئي -

(۲) ٹائپ کي چهپائي میں سب سے بڑا اهم اور گراں مسئله حروف کي خوبي اور خوش سوادي کا هے - جس قسم کي خوبي میں چاهتا هوں وه چهه مهینے کے بعد باقي نهیں رهتي - اسي لیے الهلال کا ٹائپ هر شش ماهي کے بعد بدل دیا جاتا هے' اور ابتک تین مرتبه بدلا جاچکا هے - جس ٹائپ میں آجکل الهلال چهپتا هے یه گذشته نومبر کے آغاز میں لیا گیا تها - اب پورے چهه مهینے اسپر گذر گئے -

(۳) گو اب تک ٹائپ صاف هے اور غیر دقیق نظر سے کچهه ایسا زیاده بدنما نهیں هوا هے' تا هم پچهلا نمبر دیکهکر میں نے فیصله کر لیا که اب الهلال کو بالکل نئے ٹائپ میں چهپنا چاهیے - پچهلي اشاعت کی بد نمائي و بد خطي کا مجهے سخت رنج هے -

(٤) نیا ٹائپ ایک هی مرتبه نهیں مرتب هو جاتا بلکه رفته رفته اسے حسب ضرورت ترتیب دیا جاتا هے - اقلاً ایک هفته اسمیں ضرور لگے گا - علاوه اسکے پریس کا ایک مکان بهي بعض وجوه سے بدلا گیا هے' اور تمام سامان دوسري جگه رکها جا رها هے - اسکي وجه سے بهي انتظامات ابتر اور بے نظم هو رهے هیں -

ان مجبوریوں کی وجه سے دفتر ایک هفته کي مهلت کا طالب هے' تا که نیا ٹائپ مرتب هوجاے' اور پریس کے انتظامات بهي درست هو لیں - پس آینده هفته کي اشاعت کا قارئین کرام انتظار نه کریں - اسکے بعد دو پرچوں کی یکجا ضخامت میں نئے ٹائپ اور نئے انتظامات صوري و معنوي کے ساتهه انشاء الله حاضر هوگا -

(۵) یه سچ هے که احباب کرام کو یه غیر حاضري بهت شاق گذریگي - مجهے ایسے سچے دوستوں اور مخلصوں کے دل کا حال معلوم هے' جنهیں الهلال کے آنے میں ایک دن کی دیر بهي بهت دکهه پهنچاتي هے - مگر کیا کروں مجبور هوں - بري حالت اور مسخ حرفوں میں میں الهلال کے صفحات دیکهکر سخت صدمه پهنچتا هے - اور ایسي حالت میں اسکا نکلنا مجهے برداشت نهیں هوسکتا - امید هے که ان امور کو پیش نظر رکهکر جو معذرت کی گئي هے وه قبول کي جائیگي - احباب کرام نے همیشه میري مجبوریوں اور معذوریوں کو سنا هے اور اپنے لطف و کرم سے معاف فرمایا هے -

(ایڈیٹر)

بریلي میں عام جلسه

مسئلۂ ندوه

۳۰ - اپریل سنه ۱۹۱٤ء کو مسلمانان راے بریلي کا ایک عام جلسه ندوة العلماء کے موجوده معاملات پر غور کرنے کیلیے بمقام مسجد دائره منعقد هوا - جسمیں هر طبقه کے لوگ شریک تهے - به تحریک جناب حافظ سید محمد صاحب و بتائید جناب منشي حبیب احمد صاحب جناب کپتان علي محمد خانصاحب سردار بهادر - آنریري مجسٹریٹ و ممبر میونسپل بورڈ و رئیس راے بریلي بالاتفاق صدر جلسه قرار پاے' اور حسب ذیل رزولیوشنز پیش هوکر بالاتفاق پاس هوے :

(۱) اس جلسه کو اس بات کا نهایت صدمه هے که ایک مذهبي درسگاه میں ایسا نا گوار واقعه پیش آیا - یه جلسه ان ذمه دار حضرات سے جنکي کارروائي کا یه نتیجه هے' نهایت منت و التجا کے ساتهه درخواست کرتا هے که حسبة لله اپنی ذاتي خواهشات کو چهوڑ دیں اور معامله کو خوش اسلوبي سے طے کر دیں -

محرک — جناب صدر جلسه

(۲) یه جلسه طالب علموں کو مشوره دیتا هے که اسٹرائک ختم کر دیں' اور منتظمین دار العلوم ندوة العلماء سے درخواست کرتا هے که وه قوم کي موجوده حالت اور اس بات کا خیال کرکے که کسي طالب علم کا نکالنا سخت نقصان کا باعث هوگا' کل طالب علموں کو بلا استثناء داخل کرلیں' اور طلباء کي شکایات و اسباب اسٹرائک کي تحقیقات کے لیے ایک بے تعلق کمیشن مقرر کردیں -

محرک - جناب شیخ شهاب الدین احمد صاحب وکیل -

موید - جناب شیخ سجاد حسن صاحب هیڈ کلرک عدالت سیشن جج -

(۳) یه جلسه ندوة العلماء کي اصلاح کے لیے ضروري سمجهتا هے که ندوة العلماء کے معاملات کي تحقیقات کے لیے ایک پبلک آزاد کمیشن بٹهائي جاے -

محرک — جناب شیخ محمد شعیب - بي - اے - ایل - ایل - بي -

موید — جناب حکیم مولوي سید اسرار حسن صاحب چشتي -

(٤) یه جلسه اُن تمام کارروائیوں پر جو خلاف قاعده دستور العمل کي گئي هیں' اظهار افسوس کرتا هے اور موجوده نظامت پر جو خلاف قاعده دستور العمل وجود میں آئي هے' بے اعتمادي ظاهر کرتا هے -

محرک — جناب منشي سجاد حسین صاحب -

موید — جناب منشي حبیب احمد صاحب محافظ دفتر عدالت سشن جج بهادر -

(۳) یه جلسه ان تمام بزرگان قوم و اخبارات کا جنهوں نے نیک نیتي سے معاملات ندوة العلماء پر بحث کي هے اور اصلاح ندوة العلماء کے خواهشمند هیں' دلي شکریه ادا کرتا هے -

محرک — جناب منشي نعمت خانصاحب

موید — جناب منشي حبیب احمد صاحب

مسئلۂ بقا و اصلاح ندوہ

مسئلۂ اصلاح کے مہمات امور

اتقوا اللہ یا اولی الالباب ! !

قبل اسکے کہ میں ندوہ کے متعلق بقیہ مسائل و مباحث کو شروع کروں ' چاہتا ہوں کہ جو کچھہ لکھا جا چکا ہے ' اسکا خلاصہ ایک جاجمع کردوں ' تاکہ بیک نظر ارباب فکر و راے کو معلوم ہو سکے کہ ندوہ کے متعلق کیا کیا امور توجہ طلب ہیں ؟

میں ایک حرف نہیں لکھتا جب تک کہ اسکے تمام پہلو میرے سامنے نہیں ہوتے ' اور وہ عالم السرائر خوب جانتا ہے کہ اپنی غلطی کے اعتراف اور حق کے آگے جھک جانے کیلیے ہمیشہ طیار رہتا ہوں بشرطیکہ حق اپنے تئیں مجھے دکھلا دے -

الہلال میں ندوہ کے متعلق سلسلۂ مضامین گذشتہ جنوری سے شروع ہوا ہے - اسکو پورے چار مہینے ہوگئے - سب سے پہلا مضمون ۱۶ - جنوری کی اشاعت میں نکلا تھا -

میں نے اسی لیے ندوہ کے متعلق ابتدا سے جامع بحث کی - سب سے پہلے اسکے مقاصد پر نظر ڈالی - پھر اسکے تغیرات ماضیہ کی سرگذشت لکھی - اسکے بعد اسکے کانسٹی ٹیوشن کو پیش کیا ' اور اُن نقائص کو دکھلایا جنکی وجہ سے وہ جماعت کی جگہ محض چند اشخاص کے ہاتھوں میں پڑگیا ہے اور اپنے مقاصد کے حصول سے بالکل محروم ہے -

پھر اس جماعت کے کاموں پر نظر ڈالی جو مجلس انتظامیہ کی فرضی نسبت سے اپنے مخفی و شخصی مقاصد انجام دیتی ہے ' اور علی الخصوص نئے عہدہ داروں کے تقرر کے مسئلہ کو استحقاق و اہلیت اور قوانین و قواعد ' دونوں پہلوؤں سے علی الاعلان باطل قرار دیا -

جن لوگوں کو مسئلۂ ندوہ کے متعلق الہلال کی معروضات سے اختلاف ہے ' انکا فرض تھا کہ اس تمام سلسلۂ مضامین پر ایک نظر ڈال لیتے جو ندوہ کے مقاصد ' اصلاح دینی کی تاریخ ' اور خود ندوہ کے گذشتہ حالات کے متعلق نکل چکے ہیں ' اور پھر اپنے بیانات میں انہیں ملحوظ رکھتے - صدق نیتوں سے اگر بحث کی جاے اور مقصود محض انکار و جحود نہو ' تو ایسا ہی ہونا چاہیے - نیکی اور انصاف کی طلب ہر انسان کا قدرتی حق ہے - مگر افسوس کہ بعض لوگ ایسی باتیں کہہ اُٹھتے ہیں جنکے متعلق نہایت تفصیل سے الہلال لکھہ چکا ہے اور پھر اسکے دہرانے کی کوئی حاجت نہیں ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو انہوں نے اُن مضامین کو نہیں دیکھا ہے - یا دانستہ ایسا کر رہے ہیں -

مثلاً ایک صاحب فرماتے ہیں کہ اگر یہ مفاسد ندوہ میں موجود تھے ' تو مولانا شبلی پر سب سے پہلے الزام آتا ہے کہ کیوں انہوں نے دور نہیں کیا ؟

گویا انکے خیال میں اس بارے میں الہلال نے کچھہ نہیں لکھا ہے اور اسکے لیے یہ بالکل ایک نئی دلیل قاطع ہے !

ایک دوسرے صاحب کہتے ہیں کہ اگر ندوہ میں خرابیاں تھیں تو یہ کیا بات ہے کہ آج ہی انکا افسانہ سنایا جاتا ہے ؟

گویا اس شخص کے خیال میں الہلال نے اسکے وجوہ و اسباب کی نسبت ابتک ایک حرف نہیں لکھا ہے ' اور اب ضرورت ہے کہ اسکا جواب دیا جاے !

پھر کہا جاتا ہے کہ جب مولوی عبد السلام کا خط نکل آیا تو اب اسکا جواب کیا ہے ؟

گویا الہلال ندوہ کے جو مفاسد بیان کر رہا ہے ' وہ یہ ثابت ہونے کے بعد بالکل معدوم ہوگئے کہ مولوی عبد السلام نے ابسے چھہ سات مہینے پہلے استرائک کرنے کیلیے خط لکھا تھا !

حقیقت میں یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے اور اس سے یہ درد انگیز نتیجہ نکلتا ہے کہ ان لوگوں میں سچائی کی طرف کوئی جنبش نہیں پائی جاتی - اگر انہوں نے انہیں [illegible] تمام مضامین نہیں پڑھے ہیں تو انکی غفلت پر افسوس ' اور اگر باوجود علم و مطالعہ کے ایسا کر رہے ہیں تو اللہ انکے دلوں کو صداقت کی قبولیت کیلیے کھولدے !

(۲)

پھر ان مباحث کے ضمن میں مفاسد ندوہ کی تاریخ ' مولانا شبلی کی معتمدی دارالعلوم ' اصلاح کی کوششیں ' انکی نا کامیاں ' قوم کو بے خبر رکھنا ' مستبدانہ قانون کی وجہ سے مجلس انتظامیہ کا نا قابل مقابلہ ہونا ' اندرونی اصلاح کی تمام کوششوں کا ناکام رہنا ' تاہم مولانا شبلی کی کمزوری اور باطل پر سکوت ' اور اسکے افسوس ناک نتائج کا ظہور ' یہ اور اسی طرح [illegible] مطالب جو اب بعض لوگوں کو یاد آے ہیں ' پوری تفصیل و توضیح سے پہلے ہی بیان کردیے گئے ہیں -

اب ایک طالب حق کا کام یہ ہونا چاہیے کہ وہ انہیں پڑھے ' اور جن جن مطالب کو جن جن دلائل کے ساتھہ پیش کیا گیا ہے ' ویسے ہی دلائل سے انکا جواب بھی دے - اگر ندوہ کے مقاصد اور مسلمانوں کی اصلاح و تجدید کی بحث ہے ' تو وہ بتلاے کہ کیوں وہ صحیح نہیں ؟ اگر ندوہ کے مختلف عہدوں کی تاریخ بیان کی گئی ہے تو وہ ثابت کرے کہ بیان کردہ واقعات غلط ہیں اسی لیے انکے نتائج بھی قابل تسلیم نہیں ! اگر ندوہ کے نظام و اساس (کانسٹی ٹیوشن) پر بحث کی ہے ' تو وہ سچائی اور دلیلوں کی روشنی میں آے اور دکھلا دے کہ حق و جماعت اور شریعت و قوانین کے نام سے جو کچھہ پیش کیا گیا ہے ' وہ انہیں صداقتوں کی بنا پر بالدلیل رد کر دینے اور جھٹلا دینے کا مستحق ہے !

پھر اسی سلسلے میں چند آدمیوں کی ایک جماعت سے کا تعارف کرایا گیا ہے ' اور علانیہ اسے اصلاح دینی کے مقاصد صالحہ و اغراض صحیحہ کا منکر و مخالف بتلایا ہے - پس اگر یہ سچ نہیں ہے تو وہ ویسے ہی دلائل و استشہادات کے ساتھہ جیسے کہ اس بیان میں موجود ہیں ' آئے اور انکی غلط بیانی آشکارا کردے !

اسکے بعد ۲۰ جولائی سنہ ۱۳ ۱۹ کی کارروائی پر بحث کی ہے جبکہ چند آدمیوں نے جمع ہوکر ندوہ کا انتظام درہم برہم کر دیا اور ایک شخص کو آیندہ کیلیے ناظم مقرر کیا - اس بحث کے طے کرنے کیلیے صرف دو ہی طریقے ہو سکتے تھے : استحقاق و اہلیت اور قواعد و قوانین - پس سب سے پہلے استحقاق و اہلیت کی بنا پر بحث کی گئی ' اور ندوہ کی نظامت کیلیے ادنی سے ادنی معیار قرار دیکر دیکھا گیا کہ مقرر کردہ ناظم کسی طرح بھی اس خدمت کیلیے موزوں ہوسکتا ہے یا نہیں ؟ اس حصہ میں اول سے لیکر آخر تک جسقدر لکھا گیا ہے ' صرف اصول اور واقعات کی بنا پر لکھا گیا ہے - اسکے بعد قوانین و قواعد کی طرف توجہ کی ' اور خود ندوہ ہی کے دستورالعمل کو ہاتھہ میں لیکر اس کارروائی پر نظر ڈالی ' نیز جن جن واقعات کی بنا پر بحث کی ' انکا برابر حوالہ دیا -

پھر ان تمام مباحث کے بعد علانیہ یہ نتیجہ نکالا گیا کہ کسی معیار ' کسی اصول ' کسی قانون ' اور جواز و عدم جواز کے کسی طریق بحث سے بھی جو دنیا میں انسانوں کیلیے ذریعۂ حصول صحت اور وسیلۂ علم و اطلاع صداقت ہو ' یہ کارروائی درست ثابت نہیں ہوسکتی ' اور ان تمام واقعات و شہادات اور دلائل صریحہ و براہین واضحہ کی بنا پر جو ان بیانات میں پیش کیے گئے ہیں ' از سرتاپا باطل و یکسر نا جائز و کالعدم ہے - استحقاق و اہلیت کی بحث میں علم ہے ' فضیلت ہے ' واقفیت ہے ' تجربہ ہے ' اور ان سب سے بڑھکر ایثار نفس و جذبۂ خدمت ملک و ملت ہے - اسی طرح

قانون کی بحث میں مسلمہ قواعد مجالس ہیں اور خود ندوۃ العلما کا دستور العمل ہے - لیکن فلاں فلاں دلائل اور فلاں فلاں واقعات کی بنا پر بغیر کسی تاویل و بحث کے ثابت ہوتا ہے کہ کسی حیثیت سے بھی یہ کارروائی جائز نہیں سمجھی جاسکتی -

پس اگر اُس طالب حق کو راستبازی کے ساتھہ کشف حقیقت اور حصول حق و صداقت کی تلاش ہے' توچاہیے کہ جن جن دلائل اور واقعات کو پیش کیا گیا ہے اور جن جن اصولوں کے ماتحت نتائج نکالے ہیں' اُن سب کو اپنے سامنے لاے اور انکی غلطی کو اُسی طرح ثابت کردے -

(۳)

کوئی چیز ہو' ضرور ہے کہ کسی نہ کسی معیار اور اصول کے ماتحت ہوگی - ندوۃ العلما کے کاموں کیلیے بھی کوئی نہ کوئی اصول قرار دینا پڑیگا - اِن مضامین میں اصول پیش کیے گئے ہیں' اور کارروائی کے جواز و عدم جواز کیلیے معیار سامنے رکھا ہے :
پس چاہیے کہ ان اصولوں کو غلط ثابت کیا جاے' اور ان معیاروں کے مقابلے میں دوسرے معیار پیش کیے جائیں - دنیا میں یہی ایک طریقہ اختلاف اور نزاع کے فیصلہ کرنے کا ہے -

پھر واقعات کی قوت سب سے بالا تر ہے' اور جب وہ سامنے آجائیں' تو جب تک انکے وجود کا بطلان نہو جاے' انکے حکم سے انکار نہیں کیا جا سکتا - ندوہ کے مباحث میں جا بجا واقعات پیش کیے گئے ہیں' اور اِسکے تمام صیغوں کے متعلق ابتری و بے قاعدگی کا دعوا مطبوعہ کاغذوں اور پبلک تحریرات میں کیا گیا ہے - پس ہر اُس شخص پر جو اصلیت و حقیقت کا جویاں ہو' فرض ہے کہ یا تو اُن واقعات کے واقع ہونے سے علانیہ انکار کرے' یا انکی واقعیت کے آگے نیک روحوں اور سچے مومنوں کی طرح سر جھکا دے -

(۴)

رہی یہ بات کہ جو کچھہ لکھا گیا' اسکا طرز تحریر و الزام سخت تھا یا نرم ؟ تو اسکے متعلق مجھسے شکایت کرنا لاحاصل ہے' اور میری نسبت یہ رونا ابھی نہیں ہے بلکہ آغاز اشاعت الہلال سے ہے - اس مسئلہ کو بھی میں الہلال میں اتنی مرتبہ اور اتنی تفصیل سے لکھہ چکا ہوں کہ اب زیادہ لکھنا تکلیف دہ اعادہ ہے' اور تعجب ہے کہ لوگ بہت کہنے سے پہلے تھوڑا سا پڑھہ کیوں نہیں لیتے ؟ خواہ اسے کچھہ ہی سمجھا جاے لیکن میں ایک یقین بخش بصیرۃ کے ماتحت اپنے اصولوں کو قرار دیچکا ہوں' اور جن لوگوں کو حق اور صداقت کا مخالف یقین کرلیتا ہوں' انکے بارے میں جو کچھہ میرے خیالات ہوتے ہیں' خواہ وہ اندرائن کے پھل سے زیادہ کڑوے اور تلوار کے زخم سے زیادہ تکلیف دہ کیوں نہ ہوں' لیکن بغیر کسی نفاق اور ظاہر آرائی کے سچ سچ اور صاف صاف کہدیتا ہوں -

میں نے اپنی بصیرۃ کے مطابق اطمینان کرلیا ہے کہ اسلام کا یہی حکم ہے' اور شریعت کے پاک حاملوں اور سچائی کے برگذیدہ نمونوں کی یہی تعلیم رہی ہے - جبتک کہ میرے اس عقیدے کی غلطی مجھپر واضح نہ کر دی جاے' میں اسکے مطابق کام کرنے پر مجبور ہوں' اور کسی اعتراض اور کسی مخالفت سے متزلزل نہیں ہوسکتا : فالحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ !

اب ہر شخص سمجھہ سکتا ہے کہ اگر یہ تمام بیانات صحیح نہ تھے' تو جب غیر صحیح باتوں کو اس دعوے اور علانیہ طریقہ سے بیان کیا جا سکتا ہے' تو صحیح باتوں کا ظاہر کرنا تو بالکل ہی آسان تھا ؟ اور جب حق پر چلنے والوں کو اسطرح باطل پرست جھٹلا دیسکتے ہیں' تو حق والوں کیلیے تو اپنی حقانیت کا دکھلا دینا کچھہ بھی مشکل نہ تھا - علی الخصوص ایسی حالت میں جبکہ اسکا علانیہ مطالبہ کیا جاے' اور غلطی پر ٹوکنے والے کیلیے بڑی آرزو اور التجاء - دکا ہو !

اگر یہ سب کچھہ سچ نہیں ہے تو کیوں جرأتیں مفقود ہوگئی ہیں' صورتیں مستور ہیں' اور زبانیں خاموش ؟

(۵)

البتہ کچھہ اور لوگ ہیں جو ندوہ کے معاملات کے متعلق لکھتے ہیں - میں نے ان کو بھی دیکھا اور خدا جانتا ہے کہ طلب حق اور تلاش جواب کی نظر سے دیکھا' لیکن افسوس کہ انکے پاس بھی ان امور کا کوئی جواب نہیں پایا - یہ تمام لوگ زیادہ تر فریب بیانیوں کا شکار ہوے ہیں' اور اصلیت انسے چھپا دی گئی ہے - وہ عموماً انہی باتوں کو لکھنا شروع کردیتے ہیں جنکو میں پہلے ہی بار بار لکھہ چکا ہوں' یا پھر ایسی افسوس ناک غلط بیانیوں کو صحیح سمجھکر درج کردیتے ہیں جنکو پڑھکر سوا اسکے کہ افسوس کیا جاے اور کچھہ نہیں کہا جاسکتا -

(٦)

سچ یہ ہے کہ حقیقت اور واقعات کا کوئی جواب نہیں - اگر ایسا نہوتا تو دنیا میں ابھی بھی نفس انسانی کو اپنی شرارتوں کی سزا نہیں ملتی - مجھے گمنام خطوط کا لکھنا اور گالیاں دینا بالکل بے فائدہ ہے - اگر اس سے لکھنے والوں کو کچھہ دیر کیلیے خوشی اور راحت مل جاتی ہو تو میں انکی خوشی میں خلل ڈالنا پسند نہیں کرونگا - دوسروں کی اُس خوشی پر مجھے کیوں اعتراض ہو جو میری خوشی کو کچھہ نقصان نہیں پہنچا سکتی ؟ تاہم اگر وہ اپنی خوشی کے اس عمدہ ذریعہ کو جاری رکھکر' ساتھہ ہی میری غلطیوں کو ظاہر کرنے اور میری غلط بیانیوں کو واضح کرنے کیلیے بھی ایک سطر لکھدیتے تو میں انکا سچے دل سے شکر گذار ہوتا -

میرے اطمینان کیلیے یہ کافی ہے کہ میں جو کچھہ کررہا ہوں اسمیں الحمد للہ میرے ضمیر کیلیے کوئی شرمندگی نہیں - میں خدا کے وجود پر ایمان رکھتا ہوں' اور اُسے انسان کے چھپے ہوے رازوں اور دل کے اندر کے بھیدوں کا جاننے والا یقین کرتا ہوں - میرے دل میں کاموں کی محبت ڈالی گئی ہے' اور مجھے مضبوط ارادہ اور راسخ اعتقاد بخشا گیا ہے - مجھکو یقین ہے کہ ندوہ ایک مفید کام تھا مگر اسے برباد کیا جارہا ہے' اور اسکی بربادی مسلمانوں کیلیے درد انگیز ہے - پس میں جن لوگوں کو ایسا کرنے والا دیکھتا ہوں' انکی مخالفت کرتا ہوں' اور انسے مسلمانوں کے فوائد کو بچانا چاہتا ہوں - اگر اس جذبہ و اعتقاد کے سوا اس کام میں اور بھی کوئی خیال شامل ہے' اور اشخاص کے فوائد کی خباثت اور ہٹ دھرمی اور فساد طبعی کی لعنت کو میں نے حق جوئی کی چادر ڈالکر چھپادیا ہے' تو بہت جلد دنیا اسے دیکھہ لیگی - کیونکہ ناپاکی اور غلاظت کو کیسے ہی خوبصورت دوشالے سے چھپا یا جاے' پر وہ زیادہ عرصے تک نہیں چھپ سکتی - یا تو ہوا کا جھونکا اسے الٹ دیگا یا خود ہی اسکی بدبو لوگوں کو مخبری کر دیگی !

(۷)

ہاں' میں اپنے نفس سے دھوکا کھا سکتا ہوں' اور میری قوۃ فیصلہ مجھے فریب دیسکتی ہے - میں ایک عاجز انسان ہوں اور انسان ہی ہمیشہ ٹھوکر کھاتا ہے - لیکن اگر ایسا ہی ہے تو کیوں میری غلطی مجھپر نہیں کھول دی جاتی ؟ اور کیوں مجھے میرے غلط بیانات سے واقف نہیں کر دیا جاتا ؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مجھے غلطی کے مان لینے میں کوئی شرم نہیں - اگر مجھے بتلا دیا جاے کہ میرا یقین غلط اور میرا اعتقاد باطل ہے' تو آج میں نے جن لوگوں کو مفسد اور مخرب سمجھکر برا کہا ہے' یقین کرو کہ کل انہیں مصلح سمجھکر معافی مانگونگا' اور انکے ہاتھوں کو بوسہ دونگا -

پھر ایسا کیوں نہیں کیا جاتا ؟

والعاقبۃ للمتقین !

الهلال

۱۰ - جمادي الاخر ۱۳۳۲ هج

اسئلة واجوبتها

بعض احاديث مشهورة

موضوعات كي اشاعت

احاديث مندرجۂ احياء العلوم

حضرت مولانا - السلام عليكم - چند احاديث كي صحت و عدم صحت كے متعلق بعض علما سے دريافت كيا ليكن مختلف اور متضاد باتيں كہي گئيں - يعنے اكثر نے تو صحيح كہا اور بعض نے ضعيف - يه حديثيں حضرة امام غزالي رحمة الله عليه كي احياء العلوم ميں ميں نے پڑھي هيں' اور اكثر واعظان دين نے بھي بيان كيا هے - اب جناب سے ملتمس هوں كه انكي نسبت محققانه جواب مرحمت هو - كيونكه بعض علما فرماتے هيں كه بڑي بڑي مشہور كتابوں ميں يه حديثيں موجود هيں جو تمهاري نظر سے نهيں گذريں - آپ جو كچھه فرمائينگے اس پر سب سے زياده مجهے اعتماد هے - (اسكے بعد وه احاديث نقل كي هيں اور بعض كا صرف مطلب لكهديا هے - چونكه جواب ميں وه سب آجائينگي اسليے يهاں مكرر نقل نهيں كي گئيں - الهلال)

خاكسار محمد علي پيش امام و خطيب - از بهاؤ نگر -

الهلال:

احاديث كي صحت و عدم صحت كا معامله بهت نازك اور محتاج علم و نظر هے - جب تك اس فن عظيم و مقدس سے واقفيت نهو' اور تمام علوم متعلقۂ حديث پر نظر نهو' نيز تمام كتب معتبرۂ قوم و طبقات محدثين و رواة پيش نظر' و تصريحات ائمۂ فن و طريق تخريج و نقد و درايت كي پوري پوري من الباب الى المحراب خبر نهو' اس وقت تك كچھه پته نهيں چلتا - محض چند كتب حديث كا سامنے ركهه ليذا اس بارے مفيد نهيں -

آجكل بڑي مصيبت يه هے كه علم و جهل ميں كچھه تميز نهيں رهي - هر واعظ محدث اور هر خوانده زبان محقق هے - نتيجه يه هے كه عوام ميں اس كثرت سے موضوع و بے اصل حديثيں مشهور هوگئي هيں كه اگر اُن سب كو جمع كيا جاے تو ايك نئي كتاب الموضوعات لكهني پڑے - يه ايك بڑي آفت هے اور قوم كي ضلالت ديني كا بهت بڑا سبب قوي - پهر اس سے بهي بڑهكر آفت يه هے كه هر عربي كا جمله جو كسي واعظ كي زبان سے نكل جاے اور اس نے كتب مواعظ و قصص ميں پڑهه ليا هو' مندرجه اصح الحديث اور كالوحي و القران سمجها جاتا هے كه اگر انكو بے اصل كهيے تو لوگ جنگ و جدل كيليے آستينيں چڑها ليتے هيں !

(قصاص و واعظين)

يه قصاص و وعاظ كئي صديوں سے مسلمانوں كيليے سب سے بڑي مصيبت هيں اور موجوده عصر جهل نے اس مصيبت كو اور زياده عام و شديد كرديا هے - نه تو انهيں قرآن كي خبر هے نه حديث و آثار كي - نه كتابيں پڑهي هيں اور نه علم و فن كي صورت ديكهي هے - صرف چند قصے اور اشعار ياد كرليے هيں جو يا تو اپنے بزرگوں سے سنتے آے هيں يا كسي وعظ كي كتاب ميں ديكهه ليے هيں !

وعظ كي اصلي قوت دماغ كي جگه انكے گلے ميں هوتي هے - ايك مطرب و مغني كي طرح گانا شروع كرديتے هيں' اور پهر عربي كا هر غلط سلط جمله جو انكي زبان سے نكل سكتا هے' بے تكلف اور بے خوف "حديث" كے لقب سے بيان كرديا جاتا هے - غريب سننے والے جو موسيقي كے قدرتي تاثر سے پہلے هي مرعوب هوچكے هيں' شوق اور عقيدت سے سنتے هيں' اور انكي تمام خرافات كو حديث رسول يقين كر ليتے هيں ! فنعوذ بالله من شر الجهل و الفساد !

آج اصلي مصيبت يهي هے كه قرآن و حديث هي اسلامي تعليم كا اصلي سر چشمه هيں مگر انكي صحيح و حقيقي تعليمات حاصل كرنے كا عوام بيچاروں كے پاس كوئي وسيله نهيں - واعظين جاهلين اور قصاص دجالين نے هر طرف سے انكا محاصره كر ليا هے - علماء حق اول تو قليل هيں' پهر جتنے بهي هيں' اصلاح عوام كي اصلي تدابير سے بے پروا :

كار از دوا گذشته و افسوس نكرده كس !

(احاديث احياء)

آپنے حضرة حجة الاسلام امام غزالي رحمة الله عليه كي احياء علوم الدين كا ذكر كيا هے' اور اُن احاديث كي نسبت خاص طور پر پوچها هے جو بكثرت اسميں درج كي گئي هيں - احياء العلوم ايك ايسي كتاب جليل و عظيم هے كه اگر تاريخ اسلام كي تمام تصنيفات سے صرف اعلى ترين كتابوں كي ايك بهت هي منتخب فهرست بنالي جاے' تو بلا شبه احياء العلوم ان سب ميں ايك خاص ممتاز كتاب هوگي -

تا هم يه ياد ركهنا چاهيے كه هر عالم و مصنف كي حيثيت علمي كا ايك خاص دائره هوتا هے اور اس سے باهر اسكي وه حيثيت باقي نهيں رهتي - امام مالك محدث تھے اور فقيه' ليكن مورخ نه تھے - پس تاريخ ميں انكا قول بمقابله مورخ كے ارجح نهوگا - اسي طرح ابن خلدون بهت بڑا مورخ هے' ليكن اگر حديث و فقه ميں اسكي سند دي جاے تو اسے كوئي بهي تسليم نهيں كريگا - ابن خلدون نے مقدمه ميں لكهديا هے كه حضرة امام ابو حنيفه كو صرف ستره حديثيں معلوم تهيں مگر آپ اسے تسليم نهيں كرسكتے - هر فن اپني بحث و نظر كيليے ايك خاص جماعت ركهتا هے اور اسكے خاص خاص اصول هيں - فن تاريخ كي بحث هو تو مورخين كي سند لائيے - ادب كے مسائل هوں تو ائمۂ ادب كي طرف رجوع كيجيے - يه نه كيجيے كه بحث تو فقه كي هو' ليكن معتبر سمجهيں آپ كسائي اور سيبويه كو كيونكه وه فن نحو ميں امام تھے ! اكثر لوگ اس نكتے كو بهول جاتے هيں اور سخت ٹهوكر كهاتے هيں -

حضرة امام غزالي فلسفۂ و كلام كے ماهر' منقول و معقول ميں تطبيق دينے والے' تصوف و سلوك كے سب سے بڑے اور سب سے بهتر معبر و ترجمان' اور علم اسرار الدين كے بهترين ذخيره كے جامع هيں' مگر محدث نهيں هيں - محدثين و ارباب نقد نے صاف صاف

کہدیا ہے کہ احیاء العلوم میں اکثر حدیثیں ضعیف ' اور بہت زیادہ بے اصل و سند ہیں - اسی لیے شارحین احیاء نے اِن احادیث کی تخریج میں بڑی محنت اٹھائی ' اور صحیح کو ضعیف سے اور حدیث کو غیر حدیث سے الگ کرتا چاہا - علامۂ ابن تیمیہ کا یہ قول احیاء کی نسبت مشہور ہے :

کلامه فی الاحیاء غالبه جید لیکن فیه اربع مواد فاسدة : مادة فلسفیه و مادة کلامیه و ترهات الصوفیه و الاحادیث الموضوعه -

امام غزالی کا اکثر بیان احیاء العلوم میں عمدہ اور معتبر ہے الا چار باتیں جو بطور مواد فاسد کے اسمیں شامل ہوگئی ہیں : فلسفیانہ مطالب ' کلامیہ انداز ' ترہات صوفیہ ' اور موضوع حدیثیں -

علامۂ موصوف کو مسلمان فلسفیوں اور متکلموں کے گروہ سے سخت نفرت تھی ' اور انکی غیرت شریعت بعض متصوفین کے ترہات و شطحیات کی سماعت کی متحمل نہیں ہوسکتی تھی ' اسلیے انہوں نے ابتدائی تین چیزوں کو بھی احیاء کا مواد فاسد قرار دیا ' مگر در حقیقت یہ رائے زیادتی سے خالی نہیں - البتہ آخری چیز یقیناً قابل ذکر ہے ' یعنے نقل احادیث میں بے احتیاطی -

حضرت امام ھی پر موقوف نہیں - عموماً صوفیاء کرام نے نقل احادیث میں بڑی بد احتیاطیاں کی ہیں ' اور یہی سبب ہے کہ انکے مخالفین کو تشدد و تعصب کا زیادہ موقع ملگیا ہے ' اور حق یہ ہے کہ محدثین کرام اپنے اس تشدد میں حق بجانب ہیں -

(کتب موضوعات)

پس آپ احیاء العلوم وغیرہ پر اس بارے میں اعتماد نہ کریں ' اور اقلاً بعض کتب موضوعات ضرور پیش نظر رکھہ لیں - حضرة شاہ ولی اللہ قدس اللہ سرہ نے حجة اللہ البالغہ میں طبقات حدیث و محدثین پر جو کچھہ لکھا ہے بہت نافع ہے - محدث ابن جوزی ' حافظ سیوطی ' ملا علی قاری ' اور امام شوکانی کی کتب موضوعات چھپ گئی ہیں ' اور ان میں عام زبانوں پر چڑھی ہوئی حدیثوں کا تذکرہ آگیا ہے - صاحب سفر السعادة کے تشدد کی اس بارے میں شکایت کی جاتی ہے مگر حقیقت اسکے خلاف ہے - شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی شرح سفر السعادة منگوا لیجیے - مع رد کے اسکا خاتمہ نظر سے گذر جائیگا اور فائدہ بخشے گا - شیخ عبد الرحمن بن علی شیبانی کی " التمیز فی ما یدور علی السنة الناس من الحدیث " بھی چھپ گئی ہے ' اور اسمیں تمام مشہور حدیثوں کی کامل طریقہ پر تخریج کی گئی ہے - علامۂ ابن تیمیہ اور ابن قیم کی تصنیفات میں بھی اسکا مواد بہت ہے - علی الخصوص مجمع الفتاوی اور مجموعۂ رسائل جلد اول و دوم میں جو حال میں مصر میں چھپ گئے ہیں -

امام شوکانی کی موضوعات میں قدما کی تمام کتابوں کو ضبط و اعتدال کے ساتھہ جمع کرنے کی کوشش کی ہے - اگر اسے آپ دیکھہ لیں تو عام و مشہور احادیث کے متعلق اچھی بصیرت حاصل ہوجائیگی -

(احادیث مسئولہ عنہا)

اب میں فرداً فرداً آپکی تحقیق کردہ احادیث کی نسبت عرض کرتا ہوں :

(۱) حب الدنیا راس کل خطیة - یعنی دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے -

بیہقی نے شعب الایمان میں حسن بصری سے روایت کی ہے - ابو نعیم حلیة الاولیا میں اسے حضرت عیسی کا قول کہتے ہیں (دیکھو حلیہ ترجمۂ ابو سفیان) مالک ابن دینار کی طرف بھی منسوب ہے - علامۂ ابن تیمیہ نے اسے جندب البجلی کا قول کہا ہے -

بہر حال یہ جملہ معناً تو بالکل صحیح ہے ' مگر لفظاً حدیث نہیں ہے -

(۲) ما وسعنی ارضی و لا سمائی و لکن وسعنی قلب عبدی المومن - یعنی خدا کہتا ہے کہ نہ تو مجھے زمین اٹھا سکی نہ آسمان ' مگر میرے مومن بندے کے دل میں میں سما گیا :

در دل مومن بگنجم اے عجب
گر مرا جوئی دران دلہا طلب

معناً یہ جملہ بہت صحیح اور قران کریم کی اس آیت کا بیان ہے : انا عرضنا الامانة علی السموات و الارض و الجبال فابین ان یحملنها فاشفقن منها فحملها الانسان - لیکن حدیث نہیں ہے - کسی کا قول ہے - محدثین نے تو اسے اسرائیلیات میں سے شمار کیا ہے -

(۳) " گوشت کو چھری سے کاٹ کر کھانے کی ممانعت "

غالباً اپ کا مقصود اس حدیث سے ہوگا : لا تقطعوا اللحم بالسکین فان ذلک من صنیع الاعاجم - یعنی گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاو کیونکہ یہ عجمیوں کی ایجاد ہے -

بیہقی نے شعب الایمان میں اسے روایت کیا ہے - نیز ابو داود نے سنن میں ' لیکن امام شوکانی لکھتے ہیں :

قال احمد : لیس بصحیح و قد کان النبی یحتز من لحم الشاة

امام احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ آنحضرة کا بکری کے گوشت کاٹنا ثابت ہے -

پھر اس کی روایت میں ابو معشر ہے اور امام احمد کہتے ہیں کہ " لیس بشی " وہ کوئی چیز نہیں -

(۴) العلم علمان علم الابدان و علم الادیان - علم دو ہیں : ایک وہ علم جس سے بدن انسانی کا تعلق ہے یعنے فن طب ' اور ایک وہ جو شریعتوں اور دینوں کا علم ہے -

اسکی بھی کوئی اصلیت نہیں - ضعیف سے ضعیف سند سے بھی کسی نے روایت نہیں کیا - تعجب ہے کہ کیونکر یہ جملہ حدیث مشہور ہوگیا ؟

(۵) " رجب خدا کا مہینہ ہے اور شعبان پیغمبر کا اور رمضان میری امت کا "

فضائل ایام و شہور میں موضوعات کا بڑا ذخیرہ ہے - غالباً آپکا مقصد اس حدیث سے ہوگا : رجب شهر اللہ و شعبان شهری و رمضان شهر امتی فمن صام فی رجب یومین فله من الاجر ضعفان الخ -

لیکن محققین و ثقات فن نے اسے موضوع قرار دیا ہے - اسکے اسناد میں ابو بکر بن الحسن النقاش ہے جو متہم ہے - اور کسائی نامی بھی ایک راوی ہے جو مجہول ہے -

(صلواة التسبیح)

(۶) " صلوة التسبیح اور اسکے فضائل "

" صلوة التسبیح " سے مقصود ایک خاص نماز نفل ہے جو چار رکعتوں میں ختم ہوتی ہے - ہر رکعت میں فاتحہ اور سورة کے بعد " سبحان اللہ ' و الحمد للہ ' و لا الہ الا اللہ ' و اللہ اکبر " پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھتے ہیں - پھر رکوع اور قومہ اور دونوں سجدوں میں بھی دس دس مرتبہ یہی کلمات پڑھے جاتے ہیں - اس طرح ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ کلمۂ تسبیح پڑھا جاتا ہے -

اس نماز کے متعلق متعدد طرق سے حدیث مروی ہے - سب سے زیادہ مشہور دو طریقہ ہیں : ایک حضرت ابن عباس کی روایت سے ' دوسرا ابی رافع کی روایت سے - پہلی روایت کو

ابو داؤد، ابن ماجه، اور حاکم نے درج کیا ہے - دوسري ترمذي اور ابن ماجه میں ہے - دار قطني نے بھي حضرة عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے -

لیکن اس حدیث کے متعلق محققین فن میں اختلاف ہے - محدث ابن جوزي نے موضوعات میں شمار کیا ہے - حافظ ابن حجر اسکا رد کرتے ہیں اور لکھتے ہیں که ابن عباس والي روایت مضبوط اور شرط حسن پر ہے - نیز ابن داؤد نے اسے اسناد " لا باس" به سے روایت کیا ہے، اور فضل بن عباس، ابن عمر، علي ابن ابي طالب، جعفر ابن ابي طالب، ام سلمه، ان سب سے روایتیں موجود ہیں - ایسي حالت میں ابن جوزي کا موضوع کہنا کس قدر زیادتي کي بات ہے ؟ چنانچه لکھا ہے که " و قد اساء ابن الجوزي بذکره في الموضوعات "

علاوہ حافظ ابن حجر کے ابن منده، خطیب، ابن الصلاح، اور نووي نے بھي اسے صحیح یا حسن قرار دیا ہے اور اسکي تصریح کي ہے - تاہم ایک بڑي جماعت محدثین کي اسے ضعیف بھي کہتي ہے، اور موضوع کہنے والوں میں ابن جوزي کے علاوہ عقیلي بھي ہیں :

و قال العقیلی : لیس في صلواة التسبیح حدیث یثبت -	اور عقیلي نے کہا که صلواة تسبیح کے بارے میں کوئي حدیث ثابت نہیں -
و قال ابن العربي : لیس فیها حدیث صحیح و لا حسن (الفوائد المجموعه للشوکاني)	نیز ابن عربي کہتے ہیں که اس بارے میں نه تو کوئي حدیث صحیح مروي ہے اور نه حسن -

حتی که حافظ سیوطی اللالي میں لکھتے ہیں :

و الحق ان طرقه کلها ضعیفة و ان حدیث ابن عباس یقرب من شرط الحسن الا انه شاذ لشدة الفردیة فیه و عدم المتابع و الشاهد من وجه معتبر، و مخالفة هیئتها لهیئة باقي الصلوة -	" اور حق یه ہے که اس حدیث کے تمام طریقے ضعیف ہیں - ابن عباس والي حدیث البته شرط حسن کے قریب پہنچتي ہے مگر اسمیں بھي یه کمي ہے که شاذ ہے، کیونکه کمال درجه اپنے بیان میں فرد ہے، اور اسکا

تابع اور شاهد کوئی نہیں جو کوئي وجه معتبر رکھتا ہو نیز یه بات بھي ہے که جس نماز کي اسمیں ترکیب بتلائي گئی ہے اسکي صورت باقي نمازوں کے مخالف ہے"

حافظ موصوف کا قول اس حدیث کیلیے سب سے بہتر اور معتدل قول فیصل ہے - اسي سے آپ راے قائم کر لیں - رہا صلوة تسبیح کا حکم اور فضائل، تو وہ بہر حال ایک نفل نماز ہے اور اس طریق تسبیح سے عبادت کرنا کسي دوسرے نص کا معارض بھي نہیں - مختصر یه که اسپر عمل کرنا قابل اعتراض نہیں ہوسکتا ! و هذا هو الحق عندي -

(بعض دیگر موضوعات مشهوره)

(۷) " حب الوطن من الایمان " محبت وطن کي ایمان میں سے ہے -

یه ایک اچھا اور صحیح جمله ہے، مگر اسے حدیث کہنا بالکل کذب و افترا ہے - کسی غیر معروف سند سے بھي مروي نہیں -

(۸) " علماء امتي کانبیاء بني اسرائیل" میري امت کے علماء ایسے ہیں جیسے بني اسرائیل کے نبي -

بالکل بے اصل ہے - حافظ ابن حجر نے صاف لکھه دیا ہے که " لا اصل له " البته " العلماء ورثة الانبیاء " کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذي نے روایت کیا ہے -

حکم نماز قصر بحالت امن و راحت

فقه و حدیث کي ایک بحث

ریل کے سفر میں نماز کا قصر کرنا

ایک مستند اور بزرگ عالم نے نماز قصر کے متعلق فرمایا که ریل کے سفر میں قصر کرنا جائز نہیں، کیونکه قصر کا حکم اُس وقت ہوا تھا جبکه خوف و جنگ اور شداید و تکالیف کے ساتھه سفر ہوتا تھا - اب ریل کے سفر میں وہ حالت کہاں باقي رہي ہے ؟ اسکي نسبت احقر نے جناب سے استفسار کیا تھا - جناب نے ارقام فرمایا که احادیث صحیحه سے قصر کرنا ہر حال میں ثابت ہے - چنانچه میں نے اسے بیان کیا - لیکن اسکے جواب میں انہوں نے کہا که احادیث میں تو اختلاف ہے - حضرة عثمان اور حضرت عائشه کي نسبت ثابت ہے که قصر نہیں کرتے تھے - اتنے بڑے جلیل القدر اصحاب نے جب قصر نہیں کیا تو پھر کیونکر سنت ہوسکتا ہے ؟ میں نے آپکا حواله دیا تو انہوں نے کہا که انہیں حدیث کي کچھه خبر نہیں - وہ اس بحث سے واقف ہي نہیں ہیں - انکے مقابلے میں ایک اور عالم مصر ہیں که قصر کرنا واجب ہے اور ثابت ہے - اب احقر نیز یہاں کے مسلمان حیران ہیں که کیا کریں ؟ امید ہے که جناب میري تشفي فرمادینگے اور خط کي جگهه الہلال میں مفصل بحث کرینگے -

احقر العباد احمد علي

الہلال :

جواب کو چند دفعات میں بالترتیب عرض کرونگا :

(القران الحکیم)

(۱) قرآن کریم میں سفر اور خوف کے وقت نماز کے قصر کرنے کا حکم سورۂ نساء میں به تصریح موجود ہے :

و اذا ضربتم في الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوة ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا - ان الکافرین کانوا لکم عدوا مبینا -	اور مسلمانو ! جب تم جہاد کیلیے سفر کرو اور تم کو خوف ہو که نماز پڑھنے میں کافر حمله کر بیٹھیں گے تو تم پر کچھه گناہ نہیں اگر نماز میں سے کچھه گھٹا دیا کرو - بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں -

پھر اسکے بعد جنگ اور خوف کي حالت کے متعلق به تفصیل فرما یا :

و اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوة فلتقم طائفة منهم معک و لیاخذوا اسلحتهم، فاذا سجدوا فلیکونوا من ورائکم، ولتات طائفة اخری لم یصلوا فلیصلوا معک و لیاخذوا حذرهم و اسلحتهم -	" اور اے پیغمبر ! جب تم فوج کے ساتھه ہو اور نماز پڑھانے لگو تو اس ترتیب سے نماز پڑھي جاے : پہلے ایک جماعت تمہارے ساتھه کھڑي ہو اور اپنے ہتھیار لیے رہے - جب وہ سجدہ کر چکیں تو پیچھے ہٹ جائیں اور دوسري جماعت جو اب تک شریک نماز نہیں ہوئي تھي، آگے بڑھکر تمہارے ساتھه نماز میں شریک ہوجاے اور ہوشیار رہے - نیز اپنے اسلحه بھی لیے رہے "

اس آیة کریمه سے معلوم ہوتا ہے که سفر اور خوف، دونوں حالتوں میں نماز کو گھٹا کر یعنی قصر کر کے پڑھنا چاهیے -

سفر کی تصریح " و اذا ضربتم فی الارض " میں موجود ہے - لیکن چونکہ اسکے بعد حالت خوف و جنگ کا ذکر کیا گیا ہے اسلیے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں سفر سے مقصود خاص وہی سفر ہوگا جو جہاد و قتال کفار کی غرض سے کیا جاے -

اس آیت سے ضمناً یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قصر کی حالت میں دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں ' کیونکہ فرمایا کہ ایک جماعت جب سجدہ کرچکے تو ہٹ جاے اور دوسری جماعت آکر پڑھے - ایک سجدہ سے مقصود ایک رکعت ہی ہوگا -

نماز کا جب حکم ہوا تو صرف دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں - احادیث سے ثابت ہے کہ ہجرۃ تک آنحضرت نماز مغرب کے سوا اور تمام نمازیں دو دو رکعت پڑھتے تھے - ہجرۃ کے بعد چار رکعت قرار دی گئی - پس چونکہ اصل نماز کی دو رکعت تھی ' اور اصل کسی حالت میں بھی ساقط نہیں ہوسکتی ' اسلیے جنگ اور خوف کے وقت میں بھی وہ قائم رہی -

چنانچہ عروہ بن زبیر کی روایت سے حضرۃ عائشہ کا قول مشہور ہے :

فرضت الصلوۃ رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر ' فاقرت صلاۃ السفر و زید فی صلاۃ الحضر (صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین صفحہ ۲۵۷)	نماز در اصل دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھی - لیکن اسکے بعد وہ سفر کی حالت میں قرار پائی ' اور قیام کی حالت میں زیادہ ہوگئی -

معلوم ہوتا ہے کہ جن بزرگ نے آپسے نماز قصر کی نسبت کہا ہے ' انکی نظر صرف اس آیت ہی کے طرف ہے ' اور بلا شبہہ یہ درست ہے کہ قصر کا حکم جنگ اور خوف ہی کی وجہ سے ہوا ' کیونکہ لڑائی کے عالم میں زیادہ عرصے تک نماز میں مصروف رہنا ہوشیاری اور حفاظت کے خلاف تھا -

لیکن جو نتیجہ انہوں نے اس سے نکالا ہے ' وہ کسیطرح صحیح نہیں -

(سنۃ ثابتہ اور اثار صحیحہ)

(۲) بلا شبہ اس آیت میں جنگ اور خوف کی حالت کا ذکر اور حکم ہے ' لیکن یہ بھی بالکل قطعی اور یقینی طور پر احادیث و آثار سے ثابت ہے کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سفر کی حالت میں نماز قصر پڑھی ' گو وہ سفر امن اور بغیر جنگ ہی کے ہو - کبھی بھی چار رکعت پڑھنا آنسے ثابت نہیں - اسی طرح خلفاء اربعہ کی نسبت بھی ثابت ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اور ہر طرح کے سفر میں قصر کیا ' اور یہ امر اس درجہ حد تواتر و شہرت تک پہنچا ہوا ہے ' اور صدر اول و عہد صحابہ کا تعامل اسدرجہ متیقن ہے کہ اس سے انکار کرنا کسی طرح ممکن نہیں - اور جس شخص نے ایک نظر بھی کتب حدیث پر ڈالی ہے وہ اسکی کبھی جرات نہیں کرسکتا -

کتب صحاح ستہ کے ابواب صلاۃ میرے سامنے ہیں اور اسکے سواہد نظیرہ سے لبریز ہیں - پھر قول جمہور بھی اسی کا مؤید ہے ' اور تمام ائمۃ و فقہا کا بھی یہی مذہب ہے - میں کتنی حدیثیں نقل کرونگا ' اور ایک صریح اور مسلم بات کیلیے دلائل تلاش کرنے سے کیا فائدہ ؟ حضرت انس ہی کی روایت اس بارے میں کافی ہے اگر وہ حدیث کے طالب ہیں :

خرجنا مع النبی (صلعم) من المدینۃ الی مکۃ ' فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ - قلت اقمتم بمکۃ شیئا ؟ قال اقمنا بہا عشرا (بخاری جزو ثانی	ہم آنحضرۃ (صلعم) کے ساتھ مدینہ سے مکہ روانہ ہوے تو برابر دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے - یہاں تک کہ مکہ میں قیام کرکے پھر مدینہ واپس پہنچ گئے (یعنی مدینہ آنے تک بھی حالت رہی) یحیی بن ابی اسحاق راوی نے پوچھا کہ مکہ میں کچھہ قیام بھی کیا تھا ؟

باب ماجاء فی القصر) کہا کہ ہاں ایک عشرہ -

صرف صحیحین ہی کو اٹھا کر دیکھہ لیجیے - خلفاء اربعہ و تمام اجلۂ صحابہ کا ہمیشہ ایک عمل اسی پر رہا -

مسلم میں بروایت مجاہد حضرۃ ابن عباس کا قول صاف صاف موجود ہے : فرض اللہ الصلوۃ علی لسان نبیکم فی الحضر اربعا و فی السفر رکعتین ' و فی الخوف رکعۃ - (کتاب صلوۃ المسافر و قصرہا)

(حکمت بقاء حکم قصر مع فوت علت)

(۳) البتہ یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جب قصر کا حکم ایک خاص علت کی وجہ یعنی جنگ و خوف کے سبب سے ہوا تھا ' تو پھر دفع علت کے بعد کیوں قائم رہا ؟ - آپکے سوال میں اسی پر زور دیا گیا ہے - لیکن قبل اسکے کہ آج اس کی نسبت شبہ پیدا ہو ' خود اسی عہد مقدس میں یہ شبہہ پیدا ہوا اور اسکا جواب بھی دیا گیا - یعلی بن امیہ نے یہی سوال حضرۃ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کیا تھا :

عن یعلی بن امیہ قال : قلت لعمر ابن الخطاب : " لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا " فقد امن الناس - فقال : عجبت مما عجبت فسالت صلے اللہ علیہ وسلم عن ذالک ' فقال : صدقۃ تصدق اللہ بہا علیکم فاقبلوا صدقتہ -	" یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرۃ عمر سے پوچھا : قران میں تو یہ ہے کہ اگر تمہیں کافروں کی طرف سے خوف ہو تو کچھہ مضائقہ نہیں اگر تم نماز کو قصر کر لو - اس سے معلوم ہوا کہ حکم صرف بے امنی اور خوف کی وجہ سے ہے ' لیکن اب تو امن ہوگیا ہے اور وہ حالت باقی نہیں رہی - اب کیوں قصر کیا جاتا ہے ؟ حضرۃ عمر نے فرمایا کہ جسطرح تمہیں اس آیت کی بنا پر تعجب ہوا ہے ' مجھے بھی ہوا تھا - چنانچہ میں نے آنحضرۃ سے دریافت

کیا - انہوں نے جواب دیا کہ یہ خدا کا تم پر صدقہ ہے - اسکے بخشے ہوے صدقے کو قبول کرلو "

آ یہ حدیث میں نے صحیح مسلم سے نقل کی ہے - لیکن نسائی نے بھی اسے یعلی بن امیہ کی روایت سے باختلاف رواۃ مابعد لیا ہے -

اصل یہ ہے کہ شریعت کے تمام احکام میں آسانی اور سہولت ملحوظ رکھی گئی ہے - " الدین یسر " شریعۃ حقہ کی بڑی پہچان ہے - خدا تعالی اپنے بندوں کی کمزوری پر جب رحم فرماتا ہے تو پھر اسے واپس نہیں لیتا - اس حدیث کا مطلب یہی ہے - گو حکم جنگ اور خوف کی بنا پر ہوا تھا ' لیکن جب خدا نے آسانی عطا فرما دی تو یہ اسکی بخشش ہے ' اور خدا کی بخشش کو کون ہے جو رد کرنے کی جرات کر سکتا ہے ؟ یرید اللہ بکم الیسر و لا یرید بکم العسر ! و قال ایضاً سبحانہ و تعالی : وما جعل علیکم فی الدین من حرج - انسان کیلیے سچا قانون وہی ہوسکتا ہے جو اسکے ضعف ' اسکی مجبوریوں ' اور اسکی طبیعی احتیاجات و داعیات کا پورا پورا لحاظ کرے -

(حضرۃ عثمان اور حضرۃ عائشہ)

(۴) نماز قصر کے متعلق صحابۂ کرام کے اس عام اجماع سے صرف حضرۃ عثمان اور حضرۃ عائشہ مختلف پاے جاتے ہیں اور بوجہ نا واقفیت و عدم نظر کے بزرگ موصوف نے اس سے احتجاج کیا ہے لیکن اس اختلاف کی حقیقت انہیں معلوم نہیں - اس اختلاف میں بھی پہلا اختلاف محض جزئی ہے -

حضرۃ عثمان کو حالت سفر میں قصر سے اختلاف نہ تھا - مثل حضرات شیخین و اکابر صحابہ کے وہ بھی قصر کیا کرتے تھے - صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر کا قول ہے کہ میں نے آنحضرۃ کے ساتھہ نماز پڑھی ' حضرۃ ابوبکر کے ساتھہ پڑھی ' حضرۃ عمر کے ساتھہ

پڑھی، لیکن یہ سب قصر کیا کرتے تھے، اور آخری وقت تک انکا عمل اسی پر رہا - روایت میں حضرۃ عثمان کی نسبت بھی اسی جزم و یقین کے ساتھہ بیان کیا ہے کہ " فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ " یعنی میں نے حضرۃ عثمان کی بھی صحبت پائی، لیکن انہوں نے بھی سفر کی دو رکعتوں کو کبھی زیادہ نہیں کیا، یہاں تک کہ وفات پا گئے!

پس دیکھو، اس روایت سے کس طرح صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ عام طور پر نماز قصر کے متعلق انہیں کوئی اختلاف نہ تھا - وہ اسی طرح قصر کرتے تھے جسطرح کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کرتے رہے، اور نیز یہ کہ وہ آخر تک اسی پر قائم رہے -

البتہ اپنی خلافت کے دوسرے سال انہیں ایک جزئی اختلاف اس مسئلے میں پیدا ہوا، اور وہ بھی قصر کے ایک خاص موقعہ اور سفر کی ایک مخصوص صورت کی نسبت - انحضرۃ کا طرز عمل دیگر اجلۂ صحابہ کے سامنے یہ تھا کہ وہ منی میں بھی مثل دیگر مواقع سفر کے قصر پڑھا کرتے تھے - حضرۃ عثمان بھی اپنی خلافت کے ابتدائی عہد میں ایسا ہی کرتے رہے - مگر دوسرے سال انہوں نے اختلاف کیا اور منی میں پوری نماز پڑھی - صحیحین میں عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمان بن یزید وغیرہ سے مروی ہے:

صلیت مع النبی بمنی رکعتین وابی بکر وعمر، ومع عثمان صدراً من امارتہ ثم اتمہا (بخاری - ما جاء فی التقصیر)

میں نے انحضرۃ کے ساتھہ منی میں دو رکعت، پھر ابوبکر کے ساتھہ اور عمر کے ساتھہ - اسی طرح عثمان کے ساتھہ بھی انکی خلافۃ کے ابتدائی عہد میں - اسکے بعد انکی رائے بدل گئی اور پوری پڑھنے لگے -

پس حضرۃ عثمان کا جو اختلاف ہے، وہ عام مسئلۂ قصر پر کچھہ موثر نہیں - صرف قصر الصلاۃ بمنی کی نسبت انہوں نے رائے بدل دی تھی اور اسکی ایک تاویل کرلی تھی جسکی تفصیل کتب شہیرۂ فقہ و حدیث میں موجود ہے -

ہمارے لیے اسقدر کافی ہے کہ منی میں بھی انحضرۃ اور شیخین کا قصر ثابت ہے - نیز اجلۂ صحابہ مثل ابن مسعود و ابن عمر بھی اسی پر عامل تھے - صرف ایک حضرۃ عثمان کا اجتہاد اس بارے میں کیا موثر ہو سکتا ہے؟

(حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا)

(۵) البتہ حضرۃ عائشہ کا اختلاف اس معاملے میں بہت مضطرب اور عجیب ہے - ایک طرف تو خود انکا قول اوپر گذر چکا ہے کہ: فرضت الصلوۃ رکعتین رکعتین فی الحضر و السفر، فاقرت صلوۃ السفر و زید فی صلاۃ الحضر - (نماز اصل میں دو دو رکعت فرض ہوئی تھی - پھر وہ سفر میں قرار پا گئی اور حضر میں زیادہ یعنی چار رکعت ہو گئی) دوسری طرف یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ قصر کی قائل نہ تھیں!

حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا جنکا اجتہاد اور بصیرۃ و علم تمام صحابہ میں امتیاز خاص رکھتا تھا، سخت تعجب ہے کہ اس صاف اور صریح مسئلہ میں بغیر کسی سبب قوی کے ایسا اضطراب عمل رکھیں! میں سمجھتا ہوں کہ حضرۃ عائشہ کو بھی مثل حضرۃ عثمان کے صرف منی ہی کے قصر میں اختلاف ہوگا - عام طور پر نفس قصر سے اختلاف نہ فرمانی ہوگی - اس کی تائید مسلم کی ایک مشہور حدیث سے بھی ہوتی ہے - زہری سے حضرۃ عروہ بن زبیر نے حضرۃ عائشہ کا یہ مشہور قول جب نقل کیا کہ " سفر میں دو رکعت نماز قرار پالی " تو زہری نے سوال کیا:

فقلت ما بال عائشہ تتم فی السفر؟ قال انہا تاولت کما تاول عثمان (کتاب صلوۃ المسافرین)

زہری کہتے ہیں کہ میں نے یہ سنکر عروہ سے کہا کہ پھر عائشہ کو کیا ہوگیا تھا کہ وہ سفر میں پوری پڑھتی تھیں؟ انہوں نے کہا کہ عائشہ نے بھی اسکی تاویل کرلی تھی جیسی کہ عثمان نے کی تھی -

عروہ کے قول میں حضرۃ عائشہ کی تاویل کو حضرۃ عثمان کی تاویل سے تشبیہ دی ہے - یہ تشبیہ نفس تاویل میں بھی ہوسکتی ہے کہ جسطرح حضرۃ عثمان نے قصر الصلوۃ بمنی میں تاویل کی تھی، ویسی ہی حضرۃ عائشہ نے نفس مسئلۂ قصر میں بھی کی - اور اسی طرح مسئلہ قصر میں بھی ہوسکتی ہے کہ جسطرح حضرۃ عثمان نے تاویل کرکے منی میں قصر ترک کردیا تھا، اسی طرح حضرۃ عائشہ نے بھی منی کے قصر کی تاویل کرلی -

(۶) اگر اس حدیث میں عروہ کے قول کا آخری مطلب سمجھا جائے تو نفس قصر کے متعلق حضرت عائشہ کا اختلاف باقی نہیں رہتا - اس صورت میں ایک اور حدیث سامنے آئیگی جو امام شافعی نے روایت کی ہے: " کل ذلک قد فعل النبی قصر الصلوۃ و اتم " لیکن اس حدیث کی صحت بالکل مشتبہ ہے - اسکی روایت یوں ہے: " شافعی عن ابراہیم بن محمد عن طلحہ بن عمرو عن عطاء " لیکن ابراہیم بن محمد اور طلحہ بن عمر باتفاق محدثین ضعیف الروایۃ ہیں، اور ان دونوں کا ایک روایت میں جمع ہوجانا اسکی تضعیف کیلیے کافی سے بھی زیادہ ہے، جیسا کہ ارباب فن پر مخفی نہیں -

بہر حال حضرۃ عائشہ کا اختلاف اگر صریح و عمومی صورت میں متحقق بھی ہو جائے، جب بھی تمام اجلۂ صحابہ اور احادیث معروفہ و مشہورۂ نبویہ کے مقابلے میں صرف انکا اختلاف کیونکر مقبول ہو سکتا ہے؟ علی الخصوص جبکہ خود انکا قول موجود ہے کہ سفر کی حالت میں دو رکعت قرار دی گئی، اور خود انکے بھانجے (یعنی عروہ) نے جو اس بارے میں اعلم الناس ہیں، صاف صاف کہدیا کہ وہ کسی تاویل کی بنا پر ایسا کرتی تھیں، نہ کہ کسی سنت کی بنا پر؟ اگر حضرۃ عائشہ کے پاس کوئی دلیل سنت موجود ہوتی، تو عروہ اس سے کیونکر بے خبر رہتے؟ فتامل و تدبر -

(حکم نماز قصر)

(۷) اس بارے میں اختلاف ہے کہ حالت سفر میں قصر کرنا کس حکم میں داخل کیا جائے؟ اور اگر پوری چار رکعت کوئی پڑھلے تو اسکا حکم کیا ہے؟ آیا وہ حرام ہوگا، مکروہ ہوگا، یا یہ کہ اسکا ترک اولی ہے؟ امام شافعی کا مذہب انکے ایک قول کے بموجب یہ ہے کہ قصر جائز ہے مگر اتمام افضل - لیکن اس سے زیادہ معتبر و مسلم قول انکا وہ ہے جسمیں قصر کو افضل بتلا یا گیا ہے -

امام مالک سے بھی دو مختلف قول منقول ہیں - ایک میں قصر و اتمام دونوں کو یکساں بتلایا ہے - ایک میں قصر کے وجوب کے قائل ہیں - امام سحنون کی روایت وجوب ہی کی تائید کرتی ہے - امام احمد بھی ایک قول میں قصر کو افضل اور دوسرے میں اتمام کو مکروہ بتلاتے ہیں - امام ابوحنیفہ قصر کے وجوب کے قائل ہیں - یعلی بن امیہ کی حدیث میں انحضرۃ نے مثل امر کے فرمایا ہے کہ قبول کرلو - اسلیے احناف کہتے ہیں کہ وجوب ثابت ہوگیا -

لیکن " فاقبلوا " کو اس طرح کا امر نصی قرار دینا جسکو وجوب کیلیے مستلزم قرار دیا گیا ہے، ضروری اور قطعی نہیں - سب سے زیادہ اصح اور اوسط مسلک یہی ہے کہ قصر سنت ہے اور اتمام مکروہ - ائمۂ مذاہب کے مختلف اقوال میں سے ایک ایک قول سب کا باتفاق اسی کی تائید کرتا ہے - حضرۃ امام ابو حنیفہ باوجود وجوب کے فرماتے ہیں کہ قصر کی نیت واجب نہیں - اگر نیت واجب نہیں تو وجوب قطعی تو نہ ہوا -

(ریل میں نماز)

(۸) الحاصل آجکل کے سفر میں بھی قطعاً نماز قصر کا حکم باقی و قائم ہے، اور حالت خوف اور شدائد کا نہونا اسپر کچھہ موثر نہیں ہو سکتا - انحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کی پیٹھہ پر جب نماز ثابت ہے تو ریل کے اندر کیوں جائز نہوگی

احرار اسلام

الحريــة فـی الاســلام

احــاديــث و اثــار

قال النبی (صلعم) من رای منکم منکرا فلینکر بیده و من لم یستطع فبلسانه و من لم یستطع فبقلبه و ذالک اضعف الایمان (الترمذي و المسلم)	رسول الله فرماتے هیں : جو مسلمان کسي بــرائي کو دیکھے ' چــاهیے که اپنے هاتهه کے زور سے اوسے مٹادے - اگر یه نهوسکے تو زبان سے برا کہے - یه بهي نهوسکے تو دل سے برا سمجھے - اور یه ضعیف ترین درجۂ ایمان ہے -

گذشته نمبر میں تصریحات قرانیه کي بنا پر هم نے ایک اجمالي نظر حریت و فرائض حریت پر ڈالي تهي - آج احادیث و اثار کي بعض اهم تصریحات پیش کرنا چاهتے هیں -

(سوسائٹي اور امــر بالمعــروف)

ایک حقگو اور راستباز انسان ' هیئت اجتماعی اور مجتمع انساني (یعني سوسائٹي) کا محافظ اور نگراں کار ہے - اگر ملک و حکومة کو حفظ امن اور تهدید اشرار کیلیے پولیس کي ضرورت ہے ' تو یقینــاً مجتمع انساني اور هیئت اجتماعي کے بد کار اور شریر هستیوں کي تهدید و تخویف کیلیے حقگو اور راستباز انسانوں کي بهي سخت ضرورت ہے - وہ راست باز انسان جنکي آواز حق گو دلوں کو تهرا دے ' جنکي راستبازي شریروں کو مرعوب کردے ' جنکي صدق شعاري مبتلایان اعمال سیئه کیلیے ایک صداے تنبه هو ' جو عملاً اس عقیدے کی تصویر هوں که هر تنهائي اور تاریکي میں ایک ایسا حاضر اونکے پاس موجود ہے جو کبهي غائب نہیں هوتا ' اور هر پردے اور دیوار کي اوٹ میں ایــک ایسا ناظر اونهیں دیکهه رها ہے جسکی نظرے کبهي اوجهل نہیں هوسکتے - ان ربک لبالمرصاد !

افسوس ہے اوس هیئت اجتماعي پر ' اور هزار حیف ہے اوس مجتمع انساني پر ' جسمیں کسي حقگو اور راستباز روح کا وجود نهو ' جس کي آواز سوسائٹي کیلیے باعث حفظ امن اور موجب قلع وقمع مفاسد و ضلالت نه هو - اوسکي هلاکت نزدیک آلي اور اوسکي بربادي کے دن قریب آگئے :

عن ابي بکر رض : اني سمعت رسول الله یقول ان الناس اذ رأوالظالم فلم یاخذوا علي یدیه ' اوشک ان یعمهم اللــه بعقاب منه (رواه الترمذي)	ابو بکر صدیق فرماتے هیں : میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو کہتے سنا ہے اه " لوگ جب ظالم و بدکار کو دیکهیں اور اوسکا هاتهه نه پکڑیں ' تو عنقــریب خــدا اپنـا عــذاب اون سب پر نازل کریگا "

(راست باري کي هیبت اور خــدا کا ڈر)

قوموں کي حیات و ممات سوسائٹي کي زندگي اور بربادي پر موقوف ہے ' اور سوسائیٹوں کی زندگي و بربادي افراد کے صلاح و فساد اور معاشرت و اخلاق پر مبني ہے - اخلاق و آداب معاشرت کي نگراں و محافظ صرف دو هي چیزیں هیں : خشیت الهی اور خوف انساني - مبارک هیں وہ جنکے قلوب خشیت الهي کے نشیمن هیں ' اور هر حال میں اون آنکهوں کو دیکهتے هیں جو تاریکي و روشنی دونوں حــالتوں میں یکساں دیکهنے والي هیں ' اور جو خلوت و جمعیت ' دونوں میں یکساں نظر رکهتي هیں !

لیکن وہ جو خشیت الهي سے محروم هیں ' اونکا نگران اعمال کون هوگا ؟ اگر اونمیں کوئي راستباز نہیں ' اگر اونمیں وہ نہیں جو امر بالمعروف اور نهی عن المنکر کي خدمت انجام دیتا ہے ' تو پهر اُن شریر روحوں کو هدایت پر مجبور کرنے والي قوت اور کوں هوسکتي ہے ؟ پس ضرور ہے که هر جماعت میں نوع انساني کے ایسے سچے خدمت گذار موجود هوں جو هر باطل و ضلالت کو هاتهه سے مٹــا دینے پر آماده هوں - یه نهوں تو وہ هوں جو انکو زبان سے برا کهکر هدایت کرتے هوں - اگر ایسے بهي نهوں تو پهر غضب الهي کي روک ' انسانیت کے بقا ' اور فطرة کے غصه سے بچنے کیلیے کم از کم ایسے تو هوں جو طــاقت اور اختیــار نه پاکر دل هي دل میں برائي کو برا سمجهیں ' اور اسطرح بروں میں هیں ' پر نیکي کے لیے بروں سے اپنے تئیں الگ کرلیں ؟ یهي معني هیں مسلم اور ترمذي کي اس مشهور حدیث مقدس کے که :

من راي منکم منکرا فلیغیره بیده و من لــم یستطع فبلسانه و من لم یستطع فبقلبه و ذلــک اضعف الایمان (رواه الترمذي)	جو مسلمان کسي برائي کو دیکهے وہ اُسے اپنے هاتهه کے زور سے مٹادے - اگر یه نهوسکے تو زبان سے برا کہے - اگر یهه بهي نهوسکے تو دل سے برا سمجهے ' مگر یه پست ترین درجۂ ایمان هوگا -

(فرد کي محبت اور قوم سے عداوت)

جو لوگ حق گوئی سے نفرت کرتے هیں کیونکه اس سے بدکار انسانوں کے دل دکهتے هیں ' اور خاطئین ملت کو برا کهنا برا جانتے هیں که اس سے بعض گنهکاران ملت کے دلوں میں ٹیس اٹهتي ہے - کیا اُنهیں یه نہیں معلوم که چند بد کاروں اور گنهگاروں کے ساتهه محبت کرنا پوري قوم و ملک کے ساتهه عداوت کرنا ہے ؟ کیا تم چپ رهکر مالک مکان کے ساتهه دشمني نہیں کر رہے هو ' جبکه تم دیکهه رہے هو که چور قفل توڑ چکا ہے اور اندر داخل هونا چاهتا ہے ؟ تم اوس چور پر رحم کرتے هو اور مالک مکان کو نہیں جگاتے ' مگر اس طرح صرف ایک مالک مکان کے ساتهه هي عداوت نہیں کرتے هو ' بلکه اس شهر کے تمام انسانوں کے ساتهه عداوت کر رہے هو ! چور کی همت کو تم نے بــڑها دیا - خوف انساني جو پہلے ڈرا دیتي تهي اب نہیں ڈرائیگي !

(کشتــي کي تمثیــل)

کشتي جب ایــک معصوم اور نیــک کردار انسانوں کي جماعت کو لیے هوے ساحل کي طرف آهسته آهسته آ رهي ہے تو تم ایک خائن و گنهــگار انسان کو دیکهتے هو که اپني نا جائز عداوت کي بنا پر کشتي کے ایک تختے میں سوراخ کر رها ہے - لیکن تم ترس کهاتے هو اور اُسکا هاتهه نہیں پکڑتے - کیا اسکا نتیجه یه نہیں که ایک گنهگار انسان کے ساتهه محبت کرکے تم سینکڑوں قابل رحم اور نیک انسانوں کے ساتهه عداوت کررہے هو ؟ کیا تم یه سمجهتے هو که کشتی ڈوب جائیگي پر تم محفوظ رهوگے ؟ دیکهو ' تمهارا رهنمائے سفینۂ نجات اپنی مبارک تمثیل میں کیا بتاتا ہے ؟

قال النبي صلي الله علیه و سلم مثل القائم علي حدود الله و المداهن فیها کمثل قوم استهمــوا علي سفینة في البحر فاصاب بعضهــم اعلاها و اصاب بعضهم اسفلها ' فکان	اون لوگــوں کي تمثــیــل جو حدود خداوندي میں مداهنت کرتے هیں اور بیجا رعایت ' ایسي ہے جیسے ایک جماعت جس نے ایک کشتي میں حصه لگایا - بعضوں کے حصے میں اوپر کا طبقــه آیا

الذين في البحر اسفلها يصعدون فيستقون الماء فيصبون على الذين اعلاها - فقال الذين في اعلاها لا ندعكم تصعدون فتؤذوننا فقال الذين في اسفلها فانا ننقبها في اسفلها ' فان اخذوا على ايديهم فمنعوهم نجوا جميعاً ' وان تركوهم غرقوا جميعا ! (رواه البخاري و الترمذي و احمد)

بعضوں کے حصے میں نیچے کا طبقه - نیچے والے پاني وغیره کي ضرورت سے اوپر کے طبقه میں جاتے تھے اور ان پر چھینٹیں ڈالتے تھے - اسپر اوپر والوں نے کہا که اب هم تمکو اوپر نه آنے دینگے - تم همکو تکلیف پہنچاتے هو - نیچے والوں نے کہا اگر تم اوپر نه آنے دوگے تو نیچے کے تختے میں هم سوراخ کردیتے هیں - اب اگر لوگوں نے انکا هاتھه پکڑلیا اور انکو اس سے بازرکھا تو سب محفوظ رهینگے - اور اگر چھوڑ دیا تو سب هي ڈوب جائینگے "

(امم گذشته اور عذاب الهي)

تم سے پہلے بھي دنیا میں قومیں پیدا هوئیں اور اپنے اعمال سئیه کي پاداش میں آخر کار تباه و برباد هوگئیں - انکے حالات و واقعات همارے لیے تازیانۂ تنبیه و عبرت هیں' لیکن کیا تمنے کبھي جاننے کی کوشش کي که انکي بربادي اور هلاکت کا سبب کیا تھا ؟ ایک قوم کے چند افراد پہلے عصیان الهي ' خیانت ملي ' اور منافقت قومي کے مرتکب هوتے هیں - قوم کے اهل دانش و فهم اور ارباب ایمان و اخلاص اگر اسي وقت متنبه هوجائیں ' اور فرض الهي جو انکے ذمه عائد هے اسکے ادا کرنیکي کوشش کریں ' تو یقیناً یه سیل بلا چند لمحوں میں تھم جائیگا ' اور سفینۂ نجات قومي ' غرق هونے سے محفوظ رهیگا ' لیکن اگر سوء اعمالي نے بد بختي اور سیه کاري نے سیه نصیبي کي صورت اختیار کرلي هے ' تو اداے فرض کي جگه مسامحت و مساهلت لے لیگي ' جو گنهگاروں کو بے باک اور بد کاروں کو دلیر بنا دیگی' اور اسطرح اس تاریکي کا باریک پردہ جسنے پہلے صرف چند قلوب هی کو فرض شناسي ' اطاعت ربانيؔ' اور ایثار ملي سے محروم کیا تھا ' اب اور زیاده غلیظ و کثیف هو جائیگا - تا آنکه آنکھیں دیکھنے سے ' هاتھه ٹٹولنے سے ' پاؤں چلنے سے مجبور هو جائینگے ' اور پھر اسي پردۂ ظلمت میں صاعقۂ عذاب چمک چمک کر اور کڑک کڑک کر هلاکت کي خبر دیگا اور تمام قوم پر گرکے موت اور بربادي پھیلا دیگا - بني اسرائیل کي هلاکت و بربادي کا افسانه تم نے سنا هے ؟

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان اول ما دخل النقص على بني اسرائيل ' كان الرجل يلقى الرجل ' فيقول يا هذا اتق الله ودع ما تصنع فانه لا يحل لك ' ثم يلقاه من الغد ولا يمنعه ذلك ان يكون اكيله و شريبه وقعيده ' فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم على بعض - ثم قال " لعن الذين كفروا من بني اسرائيل على لسان داؤد و عيسى بن مريم " الى قوله " فاسقون ثم قال : كلا والله لتامرن بالمعروف و تنهون عن المنكر ' و لتاخذن على يدي الظالم ' و لتاطرنه على الحق اطرا ' و تقصرنه على الحق قصرا !

آنحضرت صلعم نے فرمایا : سب سے پہلے بني اسرائیل میں جو نقص پیدا هوا وه یه تھا که ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا جو مبتلاے گناه تھا اور کہتا که اے شخص خدا سے ڈر ' اور اس کام سے باز آجا که تجھے جائز نہیں - پھر جب اس گنهگار سے ملاقات هوتی تو اُسے گناه سے روکنا ترک کردیتا کیونکه وه اُسکا هم نواله و هم پیاله هو جاتا - جب بني اسرائیل ایسا کرنے لگے تو خدنے (اثر صحبت سے) انکے دل یکساں کر دیے - پھر آنحضرت نے قران کي یه آیة پڑھي " داؤد اور عیسى ابن مریم کي زبان سے وه ملعون کیے گئے جنھوں نے بني اسرائیل میں سے کفر کیا "

(رواه ابو داؤد)

پھر فرمایا: خدا کي قسم تم اے مسلمانوں ! امر بالمعروف اور نهي المنکر کا فرض ادا کرو ' اور ظالموں کا هاتھه پکڑو اور انکو حق و انصاف پر چلنے کیلیے مجبور کرو !

پھر کونسي هے جو اس صداے حق کو جو قلب نبوۃ سے اٹھي ' اور اس زبان سے نکلي جو " ماینطق عن الهوی " کي شهادت رباني سے مقدس اور " ان هو الا وحي یوحى " کي توثیق سے پاک کی گئی تھی ' سنے ' اور اُس اطاعت معصیت اور وفاداري ظلم و عدوان کے پردۂ فریب کو چاک کردے ' جسنے آج کروڑوں پیروان اسلام کي نظروں سے خدا اور اسکي عدالت کي صورت چھپا دي هے ؟

کیا تم نہیں سنتے که اسلام کا داعي مقدس تم سے کیا کہه رها هے ' اور تم کو قائم کرنے والا تم سے کیا چاهتا هے ؟ کیا صاف صاف وه نہیں کہتا که ظالموں کا هاتھه پکڑو ' اور انھیں حق اور عدالت پر چلنے کیلیے مجبور کرو ؟ پھر کیا تم نے کبھی انکا وه هاتھه پکڑا جو خدا کے بندوں پر ظلم و جبر کیلیے اٹھتا هے ؟ اور کیا کبھی اپنے جہاد صداقت و حریت سے انکا مقابله کیا که وه حق کی پامالی سے باز آجائیں اور خدا کی پاک عدالت کیلیے مجبور هوں ؟ اگر تم مومن و مسلم هو ' تو تم کو وه هونا چاهیے جنھیں اس حکم الہی کے تخاطب سے پاک بنایا گیا - نه که وه ' جو معصیت کی اطاعت اور ظلم و عدوان کی وفاداري کی لعنت سے نا پاک کیے گئے ؟ تم حق کیلیے بنائے گئے هو - پس حق هی کے هو کر رهو ! تم کو ظلم و ضلالت پر چیخنے ' چلانے ' هاتھه کو حرکت دینے ' اور زبان کو وقف جہاد لسانی کر دینے کا حکم دیا گیا هے - پس خدا کی مغضوب و مردود قوموں کی طرح شیطانی وسوسوں کے ماتحت نه آؤ اور اپنے کاموں کو انجام دو ! سچا مسلم وهی هے جو اس حکم پر عامل هو ' اور وه ظلم پرست روح کبھی مومن نہیں هوسکتی - جو فاطر السماوات و الارض کے حکم اور ختم المرسلین کی دعوۃ کو بھلا دے - تم سے پہلے جتنے برباد هوے انکي بربادي صرف اسي کا نتیجه تھي که انھوں نے اس حکم الهي کو بھلا دیا ' اور ظلم کے دوست اور غاصب و جابر قوتوں کے غلام بنگئے - بني اسرائیل کي رحمت لعنت سے بدل گئي ' اور سلیمان کا تخت اور داؤد کا هیکل خونخوار ظالموں سے بھر گیا - یه سب کیوں هوا ؟ صرف اسلیے که انھوں نے ٹھیک اُسي طرح خدا اور اسکے مقدس رسولوں کا حکم حق پرستي و حق پژوهي بھلا دیا جسطرح که اے روے زمین کے سب سے بہتر انسانوں تم بھلا رهے هو !!

اور اے علماے اُمت محمدیه ! و اے رؤسا ملت اسلامیه !! اُٹھو وه وقت آگیا ' هاتھه بڑھاؤ که صداقت طالب اعانت اور اسلام اپنے فرض کیلیے پکار رها هے ! سنو ' صداے حق کیا کہتي هے ؟ کیا علماؤ رؤساے بنی اسرائیل کي طرح تمهارا بھي اراده اِس عهد شرور و شر میں خاموشی و سکوت کا هے تاکه تمام قوم کي هلاکت و بربادي کا سامان هو؟ کیا تم سب سے پہلے اِس بات کیلیے جوابده نہیں هو جسکے لیے تمام امت جوابده هے ؟ کیا تمھیں معلوم نہیں که بني اسرائیل کا پہلا گناه اسکے عالموں اور پیشواؤں هي سے نکلا تھا ؟ آه سنو که مخبر صادق کي آواز بے کیف کیا کہه رهي هے ؟

والذي نفس محمد بيده لتامرن بالمعروف و تنهون عن المنكر او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عقاباً من عنده ثم لتدعونه فلا يستجاب لكم (رواه احمد و الترمذي)

اوس ذات اقدس کي قسم جسکے هاتھه میں محمد کي جان هے ' تم فرض امر بالمعروف اور نهي عن المنکر ادا کرو ' ورنه خدا تم پر اپنا عذاب بھیجیگا پھر تم پکاروگے ' لیکن قبول نه کیا جائیگا !

مقالات

یورپ اور قدیم تصاویر

چند مهینوں کي بات هے - راوٹر نے سفربجٹ عورتوں کے جنگی اقدامات کے سلسلہ میں یه خبر سنائي تهي که لنڈن کے شاهي عجائب خانے کي گیلري پر حمله کیا گیا اور ایک نہایت قیمتي قدیم تصویر خراب کردي گئي جسکي قیمت ایک لاکهه پاونڈ کے قریب تهي -

اس تار برقي کو پڑهکر بہت سے لوگوں کو تعجب هوا تها که ایسا ایک پراني تصویر اتني قیمت کي بهي هوسکتی هے ؟

اسي زمانے میں همنے چاها تها که قدیم تصاویر کے متعلق ایک مضمون شائع کیا جاے اور اسکے اهم واقعات جمع کریں تاکه قارئین الهلال کو موجوده یورپ کی اس سب سے بڑي قیمتي جنس اور تجارت کا حال معلوم هوجاے - آج اس مضمون کو شایع کرتے هیں -

* * *

ابهي چند دنوں کي بات هے که یورپ پر فلاکت و افلاس چهایا هوا تها ' اور هزارها انسان ایک گلاس بیر یا ایک انگیٹهي کوللے کے نه ملنے سے بیکسانه دم توڑکر راهی ملک عدم هوتے تهے !

مگر اب موسم بدل گیا هے ' اور وه نسیم مراد جو کل تک ایشیا میں چلتي تهي ' آج مغرب میں چلرهي هے - دولت کے چشمے جو ایشیاء میں کبهي ابلا کرتے تهے ' اب بهي جوشزن هوتے هیں ' مگر ان سے جو سیلاب جاري هوتا هے اسکا رخ صرف یورپ هی کي طرف هے - صنعت و تجارت اپنی مقناطیسي کشش سے ایک ایک چپه کو ایشیا کے گوشے گوشے سے کهینچکر مغرب پهنچا رهي هے ' اور آج مغرب میں بے شمار انسان ایسے موجود هیں جنکي آمدنی کا حساب ایک ایک گهنٹے کي آمدني سے لگایا جاتا هے !

اس غیر معمولي دولتمندي کا قدرتي نتیجه هے که ضروریات اور کمالیات تمدن سے گزر کے اب امتیازات میں مسابقت و مباهات شروع هوگئي هے - ایک شے کو کتني هي بیکار هو لیکن اگر اپنے اندر کوئي ندرت یا اعجوبگی رکهتي هے تو اسکي قیمت میں اتني بڑي بڑي رقمیں دیجاتي هیں که اگر وه بدبخت انسانوں کے اطعام و فاقه شکني میں صرف هوتیں تو ایشیاء کي وه هزارها هستیاں راتوں کو آرام سے سو سکتیں ' جنکی شب هاے حرماں کروٹیں بدلتے یا ستارے گنتے بسر هوا کرتي هیں !!

* * *

اس قسم کي چیزیں زیاده تر عام نیلاموں میں فروخت هوتي هیں - گذشته ربع صدي میں اس قسم کے جو بڑے بڑے نیلام هوے هیں ' انمیں سے بعض یه هیں :

نیلام	تاریخ	مقدار اشیا	ایام	قیمت بحساب پونڈ
جاک درے	۱۹۱۲	۳۶۷	۴	۵۵۵۳۰۰
قصر هملٹن	۱۸۸۲	۲۲۱۳	۱۷	۳۹٬۵۶۲
میتم یرلج	۱۹۰۲۳	۲۸۲۰	۳۰	۳٬۹۳۱۴
ایریڈرک اسٹپزر	۱۸۹۳	۳۳۶۹	۳۷	۳۶۴۳۱
جرن ٹیلر	۱۹۱۲	۱۵۴۵	۱۲	۳۵۸۴۹۹
یارکس	۱۹۱۰	۱۹۸	۳	۳۰۵۳۳۵
ایڈر ڈریر	۱۹۱۲	۳۶۴	۳	۲۱۹۵۲۵

مشہور ریفیل مصور کي بنائي هوئي ایک تصویر جو ایک لاکهه ۳۰ هزار پونڈ کو فروخت هوئي !

نیلام	تاریخ	مقدار اشیا	ایام	قیمت بحساب پونڈ
میتم رسل	۱۹۱۲	۳۱۳	۴	۲۱۸۸۲۶
سرکیز کارانیر	۱۹۱۲	۲۷۲	۳	۱۵۷۷۶۱
الگزینڈر نونگ	۱۹۱۰	۶۸۳	۳	۱۵۳۸۹۱
جان ڈلفس	۰۰۱۲	۵۹۴	۶	۱۴۱۰۰۴
اسٹیفن	۱۸۹۵	۱۲۴۹	۹	۱۴۱۰۰۴
هولنڈ	۱۹۰۸	۴۳۲	۳	۱۳۸۱۱۸
بیرن شرروڈر	۱۹۱۰	۴۲۳	۳	۱۳۰۰۵۸
ررتهیمر	۱۹۱۲	۱۷۶	۲	۱۳۲۰۲۱
لارڈ ڈیڈلي	۱۸۹۲	۱۹	۱	۱۰۱۳۲۰

یه صرف چند تاریخي نیلاموں کي فہرست هے ورنه اس قسم کے عام نیلام تو همیشه هوا کرتے هیں -

(قدیم تصاویر)

اس قسم کے نیلاموں میں جو چیزیں زیاده تر فروخت هوتي هیں ' وه قدیم تصویریں اور پراني قلمي کتابیں هیں - اسوقت هم صرف تصاویر کو لیتے هیں اور کتابوں کو آینده فرصت کے لیے ملتوي رکهتے هیں -

نام تصویر	نام مصور	نیلام	قیمت
مریم اور مسیح (علیهما السلام)	انڈریا معانیا	ویر	۲۹۵۹۰
ایک بڑهیا	فرنیس هرس	برکس	۶۷۴۶۰
تیر اور انوار نیلگون	ٹرنر	"	۲۵۸۹۰
دي رال لابنیري	دي لاٹور	درے	۲۴۴۰۰
مسز رلیمس	رینرن	•	۲۳۴۱۵
مسز هاے	"	•	۲۲۲۶۰
ایک برهیا جو پرند کے پر نوچ رهي هے	رمیرنٹ	لیرتها	۱۹۸۰۰
سلا رمي	رنیهلبٹ	کارکانو	۱۹۲۰۰
امیره ٹیلیرنڈ	میتم ربگابرن	درے	۱۶۰۰۰

بیدسي دریل	ریبرن		۱۷۰۰
همشیر رمبرنت (مشہور مصور رمیرنت) کار کانو			۱۴۶۰۰
ایک لڑکي مع بیچ		ہر کر	۱۴۱۰۰
خلوت	کوارڈ	کارکانو	۱۳۰۰۰
پیٹا	منٹانیا	ربڈي	۱۲۹۱۵
بازار جانا	ٹررن	یارکس	۱۲۱۰۰
سینٹ زینو بیرس کي زندگی	برچلے	ایڈي	۱۱۳۴۰
ایک یہودي ربي	رمیرنت	یارکس	۱۰۲۸۰
تعلیم سب کچھه کرتي ہے	ڈررہ	روسل	۱۰۰۰۰

اس فہرست میں آپنے دیکھا ہوگا کہ بعض بعض تصویررں کي قیمت ... ۲۹ پونڈ سے زاید دي گئي - آپ شاید اسي قیمت کو انتہا لي خیال کرینگے ؟ مگر ذرا انتظار کیجیے - عنقریب ایک اور تصویر کا تذکرہ آپکي نظر سے گزریگا جسکے متعلق خود یورپ نے تسلیم کرلیا ہے کہ یہ گراں ترین تصویر ہے جو آج تک فروخت ہوئي ہے -

(قدیم تصاویر کي تجارت)

قاعدہ ہے کہ جب کوئي کام چلنے لگتا ہے تو پھر لوگ اسے بطور پیشے کے اختیار کرلیتے ہیں - چنانچہ جب بعض لوگوں نے دیکھا کہ نوادر و تحف کا مذاق بڑھرہا ہے اور لوگ عام طور پر اسکے مثلاشي ہورہا ہوگئے ہیں ' تو انہوں نے پیشہ کے طور پر یہ کام شروع کردیا - اسوقت یورپ اور امریکہ میں بہت سي کمپنیاں نہایت وسیع پیمانے پر قائم ہیں - جہاں صرف نوادر و عجایب فروخت ہوتے ہیں - انکے وکیل (ایجنٹ) تمام اقطار عالم میں پھیلے ہوے ہیں - جہاں کوئي عجیب یا نادرہ روز گارشے انہیں نظر آجاتي ہے ' فوراً اپني کمپني کو اطلاع دیدیتے ہیں -

نوادر و عجائب کي تجارت کسقدر نفع بخش ہے ؟ اسکا اندازہ ذیل کي فہرست سے ہوسکتا ہے جسمیں صرف چند تصاویر کا ذکر ہے جو ان نوادر فروشوں نے لي تھیں اور اسکے بعد پھر فروخت کیں :

نام تصویر	نام مصور	خرید بحساب پونڈ	فروخت بحساب پونڈ
مریم (علیہا السلام)	انڈریا منٹانیا	۴۰۰۰	۲۹۵۰۰
مدیشي	انجیلو بر نزینو	۷۰۰۰	۱۱۳۴۰
ایک جوان	„	۲۰۰۰	۶۰۹۰
مسیٖن	پولو ویررنیز	۱۲۰۸	۷۲۲۰
زمین اور انسان -	ٹھیان	۲۱	۱۱۲۵
مریم (علیہا السلام)	کار لوکریولي	۹۰	۲۸۰۰
„ „	ڈي بلٹو منیارڈي	۱۹۹	۲۵۰۰
وینس کے قریب ایک جزیرہ -	فرنسکو کارڈي	۱۷	۲۱۰۰

اس فہرست میں ۹۰ پونڈ کو جو تصویر خریدي گئي تھي وہ اٹھائیس سو پاؤنڈ کو فروخت کي گئي !

غرضکہ یورپ کي تمام تجارتوں میں نوادر فروشي لي تجارت سب سے زیادہ نفع بخش ہے - اسکي بڑي وجہ یہ ہے کہ بعض نوادر نہایت کم قیمت ملجاتے ہیں - کیونکہ انکے بے خبر مالک انکي قیمت سے واقف نہیں ہوتے - تھوڑے عرصہ کے بعد جب وہ بکنے لگتے ہیں تو اصلي قیمت سے اتنے زیادہ داموں پر فروخت ہوجاتے ہیں کہ دوسري تجارتوں میں اتنے نفع کا تصور بھي نہیں ہوسکتا - بعض تصویرونکي تو یہ حالت ہے کہ انکي قیمت ایک ایک لاکھہ پونڈ ملي ہے - چنانچہ آپ ابھي پڑہ آے ہیں کہ "ارض و اشخاص" تصویر ۲۱ پونڈ کو لي گئي تھي اور ۱۱۲۵ کو فروخت ہوئي !

ایک اور تصویر جو لیویہ کے نیلام میں ۵۹۰ پونڈ کو لیگئي تھي ' ۱۹۸۰۰ پونڈ کو فروخت ہوئي - کار کانو کے نیلام میں جو تصویر ۱۴۶۰۰ پونڈ کو فروخت ہوئي ' وہ دراصل ۸۸۴ پونڈ کو خریدي گئي تھي - ویر کے نیلام میں جس تصویر کے ۲ ہزار پونڈ آے ' وہ صرف ۲۳۱ پونڈ کو خریدي گئي تھی !!

(تصاویر کي انتہائي قیمت)

میدان عمل میں ہزاروں آدمي اترتے ہیں اور ان میں بہت سے ایک حد تک کمال بھي پیدا کرلیتے ہیں - مگر ایسے لوگ جنہیں انتہاء کمال اور قبول عام کي سند ملے صرف چند ہي ہوتے ہیں - لیکن جنہیں یہ مرتبۂ بلند ملتا ہے انکي قدرداني کا یہ عالم ہوتا ہے کہ کسي شے کا انکي طرف منسوب ہو جانا ہي اس شے کے بیش بہا ہونے کے لیے کافي ہوتا ہے - چنانچہ ہولینڈ ' امریکا ' ڈینمارک ' جرمني ' اطالیا وغیرہ کے جن مصوروں نے شہرت کمال حاصل کي ہے ' انکی تصویرونکي قیمتوں میں برابر اضافہ ہوتا رہتا ہے - مثلاً یورپ میں رمبرنت مصور بہت مقبول ہے - اسکي تصویروں کي جو قیمت چند روز پہلے تھي وہ آج نہیں ' اور جو آج ہے وہ یقیناً کل نہ ہوگی - مارکوئس آف لینڈرن کے یہاں رمبرنت کی تصویر تھي جو اُس نے نہایت بڑي قیمت پر لي تھي - اسکے بعد جب فروخت کي گئي تو ایک لاکھہ پونڈ کو فروخت ہوئي ! یہ تصویر فیور شام کے پاس پہنچي اور جب اُس نے فروخت کي تو اسکي قیمت ۵ لاکھہ پونڈ ملي !

جان استین بھي ایک مشہور مصور ہے - اسکي ایک تصویر سنہ ۱۸۷۷ ع میں ۸۷۰ پونڈ کو فروخت ہوئي تھي ' مگر سنہ ۱۹۱۳ ع کے موسم گرما میں ۲۱۵۲ پونڈ کو بکي ! گیرارڈ ڈیوڈ کي ایک تصویر سنہ ۱۸۹ ع میں ۱۲۰ پونڈ کو فروخت ہوئي تھي لیکن گذشتہ سال ڈیفرس کے نیلام میں اسکي قیمت ۱۴۶۰ پونڈ ملي !

ان تمام واقعات سے بھي زیادہ تعجب انگیز یہ ہے کہ مریا ٹریزا جو البین کے ایک مشہور مصور ڈیلا سکوٹا کي لڑکي تھي ' اسکی تصویر بیسویں صدي کے آغاز میں ۲۰ پونڈ کو خریدي گئي تھی - اب وھي ویر کے نیلام میں ۲۲۵۰ کو فروخت ہوئي ہے !

دیل میں ایک فہرست دي جاتی ہے جس سے معلوم ہوسکیگا کہ کن کن مصوروں کی تصویرونکی کیا کیا قیمت ملي ہے ؟

نام تصویر	نام مصور	خرید	فروخت
ڈي رال ڈي بوني	دي لاٹور	۲۰۸	۲۴۰۰۰
امیرہ ٹلیرنڈ	میڈم دی بررن	۶۴۰	۱۶۰۰۰
قرباني	فراگونار	۲۱۲	۱۴۴۰۰
تعلیم	„		۱۰۰۰۰
تعظیم	„	۸۰۰	۲۸۴۰
شاگرد	ڈررہ	۴۸	۸۲۰۰
باني قصرر	شارڈن	۴	۷۲۰۰

(مصورین انگلستان)

ہم نے ابھي تک انگریزوں کي تصاویر کا ذکر نہیں کیا ہے - اس سے آپ یہ نتیجہ نہ نکالیں کہ انگریز اس میدان میں بالکل نہیں اترے یا اترے مگر کوئي کمال پیدا نہ کرسکے - صرف ایک گذشتہ سال کے اندر انگریز مصوروں کي کھینچي ہوئي تصویریں جو فروخت ہوي ہیں ' انکی فہرست یہ ہے :

کارزار طرابلس

نام تصویر	نام مصور	خرید بحساب پونڈ	فروخت بحساب پونڈ
خروج	پونگٹن		۳۴۰۰
مصور کی لڑکیاں	گانیبرو	۵۸۸۰	۸۴۰۰
مسز پرل بیچلی	"		۴۶۲۰
جان الڈ	"		۴۲۰۰
مسز گرانفل	جان ہیز		۳۵۷۰
کوینٹھ و ملٹھن	سر طامس لارنس		۱۷۴۰۰
سر چارلس لاڈر	"		۴۶۴۰
مسز ھاے	سر ایچ بریبرن		۲۲۲۶
جنرل ھاے	"		۵۲۵۰
مسز لونی ڈیوڈ سن	"		۳۲۶۰
مسز طامسن	"		۴۶۷۲
لارڈ نیوٹن	"		۷۱۲۰
مس مانٹلو	"		۵۰۴۰
مسز آگینس لو	"		۴۹۰۵
ایک لیڈي کي تصویر	"		۳۹۹۰
مسز میکرٹني	"		۳۳۶۶
مسز ڈنکن	"		۳۳۲۰
حنه لیڈي اسٹکھاپ	سر برینگلڈز		۶۴۰۵
لیڈي سارا رینبري	"		۸۶۱۰
لیڈي بلیک	"		۵۲۵۰
قابین و تعزیس کی لڑکیاں	"		۹۰۳۰
یونس میں ایک بڑا تالاب	ٹرنر	۳۱۰	۳۲۸۰

اس فہرست سے جو صرف سال گذشتہ کي فروخت شدہ تصاویر کي ہے' آپکو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ انگریزي قوم باکمال اور مقبول عام مصوروں سے خالی نہیں ہے - گذشتہ صفحات میں آپنے پڑھا ہوگا کہ بعض بعض تصاویر کي قیمت ایک ایک لاکھہ پونڈ ہے مگر جیسا کہ ہم لکھچکے ہیں' اسکو گراں بہائي کی انتہائي سرحد تصور کرنا درست نہوگا - ابھي حال میں ایک تصویر (جو آپکو اس مضمون کے صفحہ اول کي ابتدا میں نظر آتي ہے) ایک لاکھہ ۴۰ ہزار پونڈ کو فروخت ہوئي ہے - یہ تصویر پنیشیگبر میڈونا کي ہے اور اسکے بنانے کا فخر ریفیل کے قلم کو حاصل ہے - یہ تصویر لیڈي کوپر کے پاس تھي - لیڈي کوپر کے پاس سے لیڈي ڈیونشائر کے پاس پہنچي جو لیڈي کوپر کي رشتہ دار ہیں - اور لیڈي ڈیونشائر سے ڈیوروین کي معرفت امریکہ کے مشہور اور بہت بڑے دولتمند تاجر مسٹر پي - اے - بي - ونڈر نے خریدي ہے -

---

الہلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرھٹي ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

افریقہ کا سر مخفی

شیخ سنوسي اور طریقۂ سنوسیہ

(۴)

(شیخ سنوسي دوم اور متمہدي سوڈاني)

شیخ سنوسي دوم کے عہد کے سب سے بڑے واقعات دو ہیں :

(۱) محمد احمد سوڈانی کا ادعاے مہدویت اور سوڈاني تحریک -

(۲) فرانسیسي سرحد تک سنوسي حکومت کا پہنچنا اور باہمي جنگ و پیکار -

مہدي سوڈاني اور شیخ کے تعلقات کا واقعہ اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ شیخ اول و دوم کی نسبت بھی ادعاء مہدویت کا گمان کیا جاتا تھا - نیز اس لیے بھی کہ اس سے شیخ کے طریقہ اور مقصد دعوۃ پر روشنی پڑتی ہے -

محمد احمد سوڈاني نے جب مہدویت کا دعوا کیا' اور تمام سوڈان اور اطراف افریقۂ شمالي میں اسکے خلفا پھیلنے لگے تو شیخ نے ایک ناطرفدرانہ اور خاموش حالت اختیار کرلي - نہ تو انہوں نے اسکو روکنا چاہا' اور نہ اپنے عظیم الشان حلقہ اثر کو اسکي اعانت کا حکم دیا - وہ دیکھہ رہے تھے کہ یہ ابتدا ہی سے ایک جنگی تحریک ہے' اور اسکا اجتماع دفع کفار و اعداء اسلام کیلیے بہر حال مفید ہے - پس اسکو روکنا اور اسکي عملاً مخالفت کرني مصلحت ملي کے خلاف ہے - البتہ اسکي اعانت بھي نہیں کي جاسکتي کیونکہ اسکي بنیاد دعوے پر رکھي گئي ہے اور وہ دعوا صحیح نہیں ہے -

لیکن سوڈانی کیلیے ضروري تھا کہ وہ شمالي افریقۂ و مصر' بلکہ تمام عالم اسلامي اور تمام براعظم افریقہ و جزیرۂ عرب کے اس عظیم الشان حلقۂ دعوۃ کي طرف جلد سے جلد متوجہ ہوتا اور اس سے فائدہ اٹھانے کي کوشش کرتا - خود شیخ سنوسي اول کي نسبت ادعاء مہدویت کا ذکر کیا جاتا تھا' اور بہت سے لوگ آیندہ ظہور میں آنے والے واقعات کی نسبت اسکي پیشین گوئیاں بیان کیا کرتے تھے - یہ بھي مشہور تھا کہ وہ خود اپنے تئیں موعود و منتظر قرار نہیں دیتا' لیکن عام الہی کي بنا پر کہتا ہے کہ اسي کے نسل سے کوئي ظہور ہوگا - ان حالات میں محمد سوڈانی نے سمجھا کہ اگر یہ سلسلہ اسکا ساتھہ دے' تو وہ اپنے کاموں کیلیے تمام دنیا سے مستغنی ہوجائیگا' اور ایسا ہونا ممکن بھی ہے - کیونکہ اسی قسم کے خیالات اسکی نسبت بھی بیان کیے جاتے ہیں -

چنانچہ سنہ ۱۸۸۳ میں جبکہ سوڈاني کي تحریک ابتدائي منزلوں سے گذر چکي تھي' اسنے ایک لنبا چوڑا خط شیخ سنوسي کے نام لکھا' اور اسمیں اسے دعوت دي کہ اگر وہ ساتھہ دیگا تو سوڈاني اسے اپنے مخصوص ترین خلفا میں جگہ دینے کیلیے طیار ہے - یہ مراسلہ شیخ عبد اللہ نامي ایک سوڈاني عالم کے ذریعہ روانہ کیا گیا تھا -

(سوڈانی کا خط شیخ کے نام)

یہ خط اُن مختلف کتابوں میں نقل کیا گیا ہے جو فتح سوڈان کے بعد مصر میں شائع کی گئیں - نعوم بک نے تاریخ سوڈان گورنمنٹ مصر کے سرکاری کاغذات سے مرتب کی ہے' اور اس خط کی نسبت لکھا ہے کہ اسکی نقل خرطوم میں سنوسی کے خزائن سے ملی - ہمیں اُس دینی و سیاسی تعصب کا حال بھی معلوم ہے جو گورنمنٹ مصر اور مصر کے انگریزی اثر کے حلقوں میں سوڈانی تحریک کی نسبت قدرتاً موجود ہے' اور اسلیے پورے وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان نیم سرکاری کتابوں کے پیش کردہ کاغذات کہاں تک صحیح اور درست ہیں؟ تاہم اس واقعہ کی صحت میں بھی شک نہیں - کیونکہ خود سنوسی اعیان و اکابر نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے' اور ظن غالب یہی ہے کہ اِس خط کی نقل بھی صحیح ہوگی -

اس خط میں حمد و نعت کے بعد پہلے اپنے اُن حالات کو لکھا ہے جو ادعاء مہدیت سے پہلے پیش آے اور جو آنے والے ظہور کی خبر دیتے تھے - اسکے بعد حکم الہی سے دعوا کرنے کا حال لکھا ہے

یہ پہلی اور ایک ہی تصویر ہے جو موجودہ حضرة شیخ سنوسی اور انکے خلفاء خاص کی لی گئی ہے - موجودہ شیخ بالکل درمیان میں کھڑے ہیں

اور وہ تمام دلائل لکھے ہیں' جو اُسکے خیال میں اثبات مہدیت کیلیے قاطع ہیں - مثلاً یہ کہ میرا نام محمد ہے - میری ماں کا نام آمنہ تھا اور باپ کا عبد اللہ - حدیثوں میں آیا ہے کہ آنے والے مہدی کا نام اور اسکے والدین کا نام وہی ہوگا جو انحضرة صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے والدین کا ہے - وغیرہ وغیرہ

اسکے بعد شیخ سنوسی کو مخاطب کر کے کہتا ہے :

" و اعلم یا حبیبی قد کنا و من معنا من الاعوان' ننتظرک لاقامة الدین قبل حصول المہدیة للعبد الذلیل' وقد کاتبناک لما سمعنا باستقامتک و دعایتک الی اللہ علی السنة النبویة وتأهبك لاحیاء الدین المتجمع معك - ولیکن لم ترد لنا المکاتبة واظن ذالك من عدم وصولها الیکم - حتی انی ذاکرت جمیع من اجتمعت معه من اهل الدین والشیوخ و الامراء المشهورین فابوا ذلك لهوان الدین عندهم و تمکن حب الوطن و الحیاة فی قلوبهم وقلة توحیدهم حتی با یعنی الضعفاء علی الفرار بالدین' و اقامته علی ما یطلب رب العلمین' و قلعت نفوس من بایعناه من الحیاة الدنیا لما یرون للدین بین الممات -

ولا زال المساکین الذین لم یبدلوا باللہ بما فاتهم من المحبوب. یزدادون' و فیما عند اللہ یرغبون -

حتی هجمت المهدیة الکبری من اللہ و رسوله علی العبد الحقیر- فاخبرنی سید الوجود (صلعم) بانی المهدی المنتظر و خلفنی علیه الصلاة والسلام علی کرسیه مراراً بحضرة الخلفاء الاربعة والاقطاب والخضر علیه السلام -

ولازال التایید یزداد من اللہ ورسوله وانت منا علی بال حتی جاء نا الاخبار فیك من النبی (صلعم) انك من الوزراء لی - ثم ما زلنا ننتظرك حتی اعلمنا النبی الخضر علیه السلام باحوالهم وبما انتم علیه - ثم حصلت حضرة عظیمة عن النبی (صلعم) فما خلفه من اصحابه و من اصحابی فاذ اجلس احد اصحابی علی کرسی ابی بکر الصدیق واحدهم علی کرسی عمر' واوقف کرسی عثمان فقال هذا الکرسی لابن السنوسی الی ان یاتیکم بقرب او طول - واجلس احد اصحابی علی کرسی علی رضوان اللہ علیهم' ولازالت روحانیتك تحضر معنا فی بعض الحضرات مع اصحابی الذین هم خلفاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم -

فاذا بلغك جوابی هذا' اما ان تجاهد فی جهاتك الی مصر و نواحیها ان لم یسلموا' و اما ان تهاجر الینا - ولکن الهجرة احب الینا لما علمت من فضل الهجرة من زیادة الثواب و المقابلة ان تیسرت - و علی کل حال ترد الینا منك الافادة بما سیصیر الیه عزمك من جهاد او هجرة و مثلك تکفیه الاشارة "

خط کا خلاصہ یہ ہے کہ " قبل اظہار مہدیت کے میں اور میرے اعوان واحباب آپکا انتظار کرتے تھے اور اسی لیے ایک خط بھی آپکی طرف بھیجا گیا تھا - اسکا سبب یہ تھا کہ ہمنے آپکی استقامت اور خدمت دین و ملت کا حال سنا ہے' اور ہم جانتے ہیں کہ آپ دین اسلام کو زندہ کرنے اور سنت نبوی کی تازگی کیلیے نہایت استقامت اور قوت سے کوشش کر رہے ہیں' اور اس لیے ہمارا اور آپکا اس مقصد کیلیے جمع ہو جانا بہت مبارک اور بہتر تھا - ہم اُس خط کے جواب کے منتظر تھے لیکن غالباً وہ آپ تک نہیں پہنچا اور اسی لیے کوئی جواب حاصل نہیں ہوا -

اسکے بعد میں نے اس مقصد کیلیے بڑے بڑے لوگوں سے ذکر کیا - لیکن حب دنیا دین پر غالب آئی اور بجز غریب اور مسکین لوگوں کے کسی نے میرا ساتھہ نہ دیا - یہاں تک کہ مہدیة کبری کا ظہور ہوا - اللہ اور اسکے رسول کے طرف سے یہ درجہ مجھے عطا کیا گیا' اور حضرة سید الوجود صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ میں ہی مہدی منتظر ہوں - چنانچہ بار بار مجھے آنحضرة نے خلفاء اربعہ' اقطاب و اولیا' اور خضر علیہ السلام کے حضور میں کرسی مہدیة پر بٹھایا' اور روز بروز میری قوت بڑھتی جاتی ہے -

اسی اثنا میں مجھے آپکی نسبت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ تیرا وزیر ہوگا - میں برابر ظہور خبر کا انتظار کر رہا تھا کہ پھر خضر علیہ السلام نے آپکے تمام حالات مجھے

بتلاے ' اور اسکے بعد خود آنحضرة صلی الله علیه وسلم کے دربار میں مجھے حضوری نصیب ہولي اور میں نے دیکھا که انکے اصحاب کے ساتھه ساتھه میرے اصحاب کے مقامات بھی دراز دیے گئے ہیں - چنانچه مجھے نظر آیا که حضرة ابوبکر صدیق کی کرسي پر میرے ایک اصحابي کو جگه دي گئی ہے ' اور اسی طرح حضرة عمر کی کرسي پر میرے دوسرے صاحب کو - حضرة عثمان کی کرسی کی نسبت مجھسے کہا گیا که وہ ابن السنوسي کیلیے ہے - (یعنی آپکے لیے)

پھر میں نے حضرة علي کي جگه دیکھي اور اسپر اپنے ایک دوسرے رفیق کو متمکن پایا -

میں نے همیشه آپکي روحانیة کو اپنے بعض اصحاب کے ساتھه اپنے همراہ پایا ہے "

آخر میں لکھا تھا :

" جب میرا یه خط آپکو ملے تو چاهیے که دو راستوں میں سے ایک راسته اختیار کریں - یا تو آپ مصر اور اسکے نواحي کی طرف متوجه ہوں - یا هماري طرف هجرت کریں - یه دونوں صورتیں آپکے سامنے هیں -

البته مجھے هجرت زیادہ محبوب ہے اور آپکو معلوم ہے که هجرت کا ثواب سب سے زیادہ ہے "

(شیخ سنوسي کا جواب)

شیخ سنوسی نے اس خط کو پڑھکر کیا جواب دیا ؟

یه ظاهر ہے که یه موقعه شیخ کي صداقت اور راست بازي کے لیے ایک کامل درجه کی آزمایش تھی - اگر اسکے دل میں جھوٹے دعوؤں اور غلط اعلانات کا اچھه بھي کھوٹ ہوتا تو وہ اس موقعه پر یا تو سوڈاني کا ساتھه دیتا یا اسکے سامنے ایسے هي روحاني دعوے پیش کرتا -

سوڈانی اسکی نسبت شہادت دے رہا تھا که اسکا مرتبه غیر معمولي اور عام انساني کمالات سے ارفع ہے ' اور اسکي جگه آنحضرة صلی الله علیه وسلم کے اصحاب اور خلفاؤ جانشین میں آتے نظر آتي ہے - پس اگر اسکے دل میں سچائی ہوتی تو ضرور تھا که اس بڑي شہادت سے فائده اٹھانے کی کوشش کرتا -

لیکن جونهي اسنے خط کو پڑھا اور اس حصے تک پہنچا جہاں سوڈانی نے لکھا تھا که " میرے ساتھیوں کو آنحضرة کے خلفاء و اصحاب کي جگه دي گئی " تو وہ غصه سے بھر گیا ' اور اسکے بعد جب یه پڑھا که " حضرة عثمان کی کرسي تمهارے لیے مخصوص کی گئی ہے " تو اسکے غیظ و غضب کی کوئی انتہا نہیں رهي - اس نے خط پھینک دیا اور چلاکر کہا :

" استغفر الله ! جس خاک پر سے اصحاب رسول اور حضرة عثمان گذرے هیں ' هم تو اسکا درجه بھی حاصل نہیں کر سکتے - نهیں نهیں - یه هفوات و خرافات هیں ہے ' دین کی تحقیر ' اور شارع مقدس کا مقابله ! ! "

اس نے سوڈاني ایلچی کو ناکام واپس کردیا اور کہا که میرے پاس تمهارے ملحدي کیلیے اچھه نہیں ہے - اگر وہ انگریز سے مقابله کی طیاري نه کرتا اور سرزمین اسلام کو دشمنان ملت سے پاک کرنے کی تحریک ہوتی تو میں اسکی پوری پوري مخالفت کرتا -

---

ایڈیٹر الهلال کی راے

میں همیشه عینک کی دوکان سے جبجبس صوبے کے یہاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبه مجھے ضرورت هولي تو مسٹر ایم - ای - لحمد اینڈ سنز (نمبر ١٥٠١ - ربن اسٹریٹ کلکته) سے فرمائش کی - چنانچه دو مختلف قسم کی عینکیں انهوں نے دي هیں اور میں اعتراف کرتا هوں که وہ هر طرح بہتر اور عمدہ هیں ' اور یورپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي هیں - مزید برآں مناسب قیمت میں بھی ارزاں هیں - کام بھی جلد اور وعدے کے مطابق هوتا ہے -

(ابو الکلام آزاد ٢ مئی سنه ١٩١٣ م)

تاريخ حيات اسلاميه

مسئلۂ قیام الهلال

الهلال کي گذشته اشاعتوں میں " مسئلۂ قیام الهلال کا آخري فیصله " دیکھکر بے حد رنج هوا -

قوم کي اس تیرہ و تاریک گھٹا میں الهلال اور صرف الهلال هي کی روشني ایسي ہے جو گم گشتگان بادیه گمراهي کي صحیح رهنمائي کرسکتي ہے - الهلال اور صرف الهلال هي ایک سچا هادي اور ایک ایسا رهبر و رهنما ہے جو کشتي قوم کو گرداب ضلالت سے نکالکر سیدھي راہ پر لگا سکتا ہے ' اور جسکے سچے اور بے لاگ صلاح پر قوم کی دیني و دنیاوي فلاح منحصر ہے - اگر اسکي ضرورت ہے که مسلمان زندہ رهیں ' اگر یه ضروري ہے که اسلام صرف نام هي کو باقي نه رهے بلکه هر مسلم هستي کو سچا مسلمان هونا چاهیے ' تو مجھے فرمائیے که میرا یه ایمان ہے که الهلال کو زندہ رهنا اور قوم کی رهنمائي کرنا چاهیے !

مانا که الهلال اپني " پہلی منزل دعوة " سے گذر چکا ہے ' لیکن قوم ابھي پوري طرح سے بیدار نہیں هولی اور میں اس تباہ کن غفلت کے خیال سے لرز رها هوں جو نیم بار آنکھونپر چھا جایا کرتي ہے - پس قطعي ضروري ہے که یه صداے غفلت شکن برابر جاري رهے -

آنجناب نے جو صورت الهلال کے مالي مسئله کي درستگی کی تجویز فرمالي ہے ' وہ اس خیال سے که مسلم پبلک شاید زیادتي قیمت کي متحمل نه هوسکتي ' نہایت مناسب ہے ' لیکن میں چونکه اپنے زمانۂ قیام کلکته میں (جب ڈاکٹري و علم حیوانات پڑھتا تھا) الهلال پریس کے وسیع انتظامات دیکھه چکا هوں ' اسلیے میري راے یه ہے که زیادتي قیمت هي بہتر تھي اور الهلال آٹھه روپیه میں بالکل مفت ہے - بهر حال میں کوشش میں هوں که خریدار پیدا کروں اور میرا اراده ہے که ان اطراف میں دورہ کروں اور لوگونکو خریداري پر آماده کروں - بہتر تھا که جناب قواعد ایجنسي بھي روانه کرنیکي هدایت فرما دیتے تاکه شہروں میں ایجنسیاں قائم کرانے کی کوشش کرتا - مجھے امید ہے که انشاء الله دو هزار خریدار بہت جلد پیدا هوجائینگے اور خدا آپکے مشن کو هر طرح سے کامیاب کریگا -

نیاز مند رحم حسین قدوائي - بارا بنکي -

گذشته الهلال میں (صدا به صحرا) کے عنوان سے جو مضمون شایع هوا ہے اسنے همدردان ملت اور علی الخصوص ناظرین الهلال کے دل دهلادیے ' اور ابتک بھی اسکا انتشار باقي ہے - لیکن خداے قادر و توانا سے همیں امید کامل ہے که مولانا کے خیالات کے موافق دو هزار خریدار دو هفته میں ملجائینگے ' بشرطیکه هر ناظر الهلال اس رساله کی سچي خدمت پر کمربسته هو (جو میرے خیال ناقص میں اسکا فرض اولین اسلامي ہے) کیونکه یهي ایک وہ اخبار ہے جو احیاء شریعت کا مرید اور صداے حق سے ممجد ہے -

همارے مردہ دل اس کي آواز سے زندہ هیں - اگر یه نهوگا (خدا نخواسته) تو دیکھه لیجیے هم پھر مردہ هوجاینگے - هم اس کی توسیع کے لیے هزار جان سے کوشاں هونگے - اگر سو مرتبه بھي هوسکے تو اسکے خریدار کا شرف غلامي حاصل کرنے کے لیے تیار هوں !

بهر حال میرے ایک عزیز اسوقت ایک پرچه کے خریدار هوچکے هیں ایک اور اخبار ذیل کے پته پر ارسال فرما دیجیے

سید امیر الدین وکیل محمول علاقه نکن تکام

(بقیه مضمون کے لیے صفحه ١٨ ملاحظه هو)

مذاکرۂ علمیہ

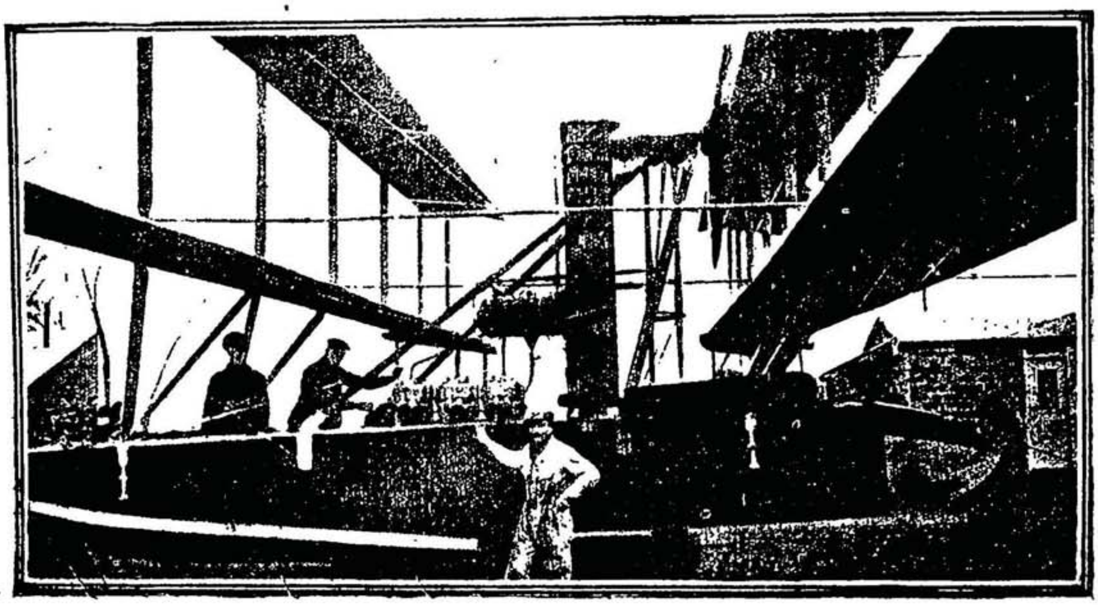

هـــوائي جنـگ

(۳)

هوالي جنگ کے عنوان سے جو دو نمبر الهلال میں نکلے هیں ' یه دو تصویریں انکا تتمه هیں - پهلي تصویر سب سے زیاده طاقتور ایروپلین کوالیرجین سن نامی کي هے جو حال میں فرانس نے طیار کیا هے - اسکی شکل کشتي کي سي هے ' اور تصویر اس طرح لی گئي هے که اسکي اندروني حالت نظر آجاے - اسمیں برخلاف عام هوالي جهازوں کے دو انجن هیں ' اور انکي مجموعي طاقت چار سو گهوڑونکي هے - هوالي جهازوں میں سب سے زیاده اهم آله پراپلر (Prapeller) نامي هوتا هے جو جهاز کو آگے بڑها تا هے - اسمیں پراپلر کے آگے ایک اور آله بهی لگا یا گیا هے جس سے مستقیم شعاعیں نکلتي هیں - اسلیے تاریکي میں وہ هوالي جنگ کو جاري رکهه سکتا هے اور اپني شعاعوں کے اندر کي هرچیز دیکهه سکتا هے -

دوسري تصویر سے یه دکهلا نا مقصود هے که هوالي جهازوں میں کس طرح توپوں سے کام لیا جا تا هے ؟ یه ایک ایروپلین هے اور اسکي بالائي سطح پر پروں کے آگے ایک مشین گن رکهي گئي هے - توپچي کهڑا هے تاکه اپنا کام شروع کرے - وہ هوالی سفر کا لباس پهنا هوا هے - طیاره چي (ڈرالیور) اسکے پیچهے سر نکالے ' اور هوالی سفر کي عینک چڑهاے غور سے دیکهه رها هے -

یه تجربه گذشته فروري کو کپتان ڈارشے (Destawches) نے ویلا کو ریلا واقع جرمني میں کیا تها ' اور فائر کرنے اور گولوں کے ٹهیک اُتار نے میں پوري کامیابي هوئي تهی -

یه سب سے آخري خدمت هے جو بني نوع انساني کي هلاکت کیلیے علم و تمدن نے انجام دي هے ! !

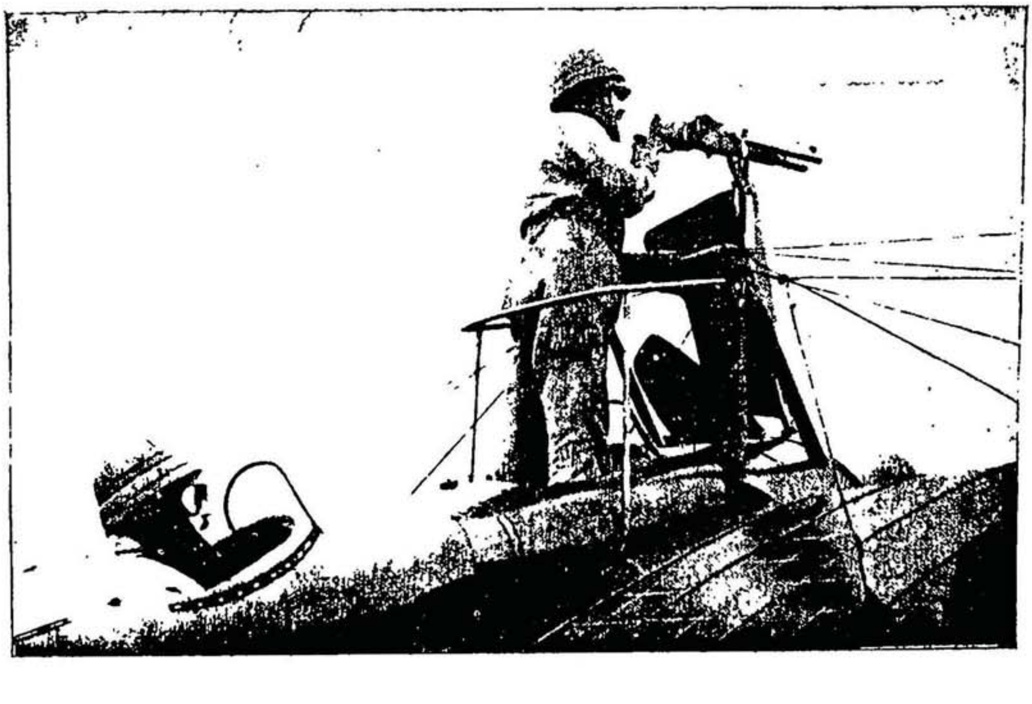

آثار عتیقہ

آثـــار قــــونیـــہ

(۲)

آثــــار ملوکانــــہ و علمیــــہ

(منارۂ ساعت)

ایک عجیب عمارت منارۂ ساعت ہے جو اسی علاؤ لدین نے تعمیر کیا تھا - اور جسکي تصویر گذشتہ نمبر کے مضمون میں چلے صفحہ پر نکل چکي ہے -

نیچے ایک بہت بڑي کرسي قلعہ کے دروازوں اور حصار کے برجوں کي طرح تعمیر کي ہے - اسکے اوپر دو درجے محرابوں کے بناے ہیں - تیسرا درجہ اس سے چھوٹا ایک مربع کمرہ کی شکل کا ہے - اسکے اوپر گھڑي کا برج ہے -

کلاک ٹاور آجکل کي ایجاد ہے اور جہانتک میرا خیال ہے' دمشق اور بغداد کی دو عجیب و غریب گھڑیوں کے سوا عام طور پر قدیم عمارتوں میں اسکی نظیر نہیں ملتي -

زیادہ تر برج بناے جاتے تھے جنپر ہر ایک پہر کے بعد یا ایک ایک گھنٹے کے بعد نوبت بجتی تھي' لیکن اسمیں گھڑي کا لگانا اسی وقت سے رائج ہوا ہے' جس وقت سے کہ موجودہ گھڑیاں ایجاد ہوئی ہیں -

غالبا ابن جبیر نے دمشق کی جامع اموي کي ایک طلسمي گھڑي کا حال لکھا ہے' اور خطیب نے بغداد کے ایک برج کي نسبت بھي روایت کی ہے جسمیں ایک عجیب الهئیة گھڑي لگائی گئی تھی - جامع اموي کی گھڑی فن آلات و حیل (مشینري اور میکانک) کا عجیب و غریب نمونہ تھی - اسکے اندر چند پتلے بنائے گئے تھے جو گھنٹہ بجاکر پھر اپنے خانے کے اندر واپس چلے جاتے تھے -

لیکن اس منارے کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گھڑي کا وجود اس زمانے میں اسقدر محدود و خاص نہ تھا جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے - اس منارہ میں چاروں طرف مختلف اللون شیشے لگے تھے - اسکے اندر شب کو روشنی کی جاتی تھی اور بالکل آجکل کی بڑي بڑی گھڑیوں کی طرح اس قسم کے آلات لگاے گئے تھے کہ ہر گھنٹے کے بعد نہایت بلند اور دور دور تک پہنچنے والی آواز میں خود بخود گھنٹا بجتا تھا !

حوادث و تغیرات نے اس گھڑي کو اب نا پید کر دیا ہے لیکن سرکاري کاغذات سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سے دو سو برس پہلے تک موجود تھي - متعدد مورخین عثمانیہ نے اپني اپنی تاریخوں میں اسکا حال لکھا ہے - قدیم شعراے ترک نے آواز کی بلندي' دائمي ہوشیاري' تغیر الوان' اور شب بیداري کیلیے اس گھڑی کے وجود سے ایک مخصوص تمثیل کا کام لیا ہے - سلطان سلیم کے عہد کے مشہور مصنف شیخ زادہ بروسہ لی نے خاص اسکے حالات میں ایک مختصر رسالہ بھی لکھا تھا جسکا احمد مدحت نے اپنی تاریخ آل عثمان میں تذکرہ کیا ہے -

(کوشــــک سلــــطــــاني)

اس عہد کي اولوالعزمیوں کا تصور کرو کہ امن و فرصت کے ایام راحت و عیش هي میں نہیں' بلکہ جنگ و خوف اور بے امني و سراسیمگي کي پر آشوبیوں میں بھي عظیم الشان محل سراؤں کي تعمیر' مدارس و مساجد کي بنا' اور بڑے بڑے تمدني و علمی کاموں کا سلسلہ برابر جاري رهتا تھا !

وہ لوگ حوادث و مصائب سے کس درجہ نڈر تھے' اور مصیبتیں اور پریشانیاں کس طرح انکے ارادوں کو معطل کردینے میں ناکام رہتی تھیں ؟ انکی ہمتوں کو دیکھو جو بالکل نڈر تھی' اور انکے عزموں کو یاد کرو جو کسی وقت بھي بیکار نہیں ہوتے تھے !

ایک نوجوان پادشاہ جسے تخت پر بیٹھتے ہی پیام جنگ سننا پڑا' اور بربادي و ہلاکت کا وہ سیلاب عظیم اسکی طرف امنڈ آیا جو تمام عالم اسلامی کي بڑی بڑي شہنشاہیوں کو تنکوں اور خشک پتوں کی طرح بہا لے گیا تھا' پھر اس عالم میں بھي چند مہینوں سے زیادہ مہلت اسے نہ ملي اور وہ اپنا تخت چھوڑکر دور دراز سفر پر نکل گیا - تاہم ایسی پر آشوب' ہمت فراموش' عزائم شکن' ہوش و حواس افگن' اور پر از آلام و مصائب زمانے میں وہ ایک طرف جنگ و مقابلہ کي طیاریاں بھي کرتا ہے' اور دوسري طرف بڑي بڑي عظیم الشان عمارتوں کو مکمل بھی کردیتا ہے !!

یہ وہ اولو العزمی تھی جسکے نظائر و شواہد سے تاریخ اسلام بھري پڑي ہے' اور جسکا آج کل کے عالم اسلامی کی منقلب و متبدل حالت سے مقابلہ کرنا چاہیے - فشتان ما بین الیوم و الامس !

سلطان علاء الدین کے اقل قلیل اور پر اشوب زمانے کی یادگار ہی کیا ہوسکتي تھی ؟ مگر ان دو چار مہینوں کے اندر ہي اس نے عظیم الشان جامع مسجد بنائی' منارۂ ساعت تعمیر کیا' اور اس سے بھي زیادہ تعجب انگیز یہ کہ ایک وسیع و عظیم قصر سلطاني بنایا جو ابتک "علاء الدین کوشک" کے نام سے قونیہ میں موجود ہے اور جسکی تصویر گذشتہ نمبر میں پانچویں صفحہ پر نکل چکي ہے -

یہ کوشک در اصل ایک نا تمام قلعہ ہے - معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے رهنے کا محل بناکر اسکے بعد رفتہ رفتہ پورا قلعہ تعمیر کرنے کا ارادہ تھا - عمارت کے اندر داخل ہوکر سب سے پہلے ایک شکستہ برج ملتا ہے جسکے پہلے درجہ کي صرف ایک محراب بھي باقي رهگئی ہے - اسکے بعد دروازۂ قلعہ کی طرح نشیب میں اترکر صدر دروازہ ملتا ہے اور اندر کا حصہ مختلف عمارتوں اور محل سراؤں میں منقسم ہے - عمارت میں ایراني طرز غالب ہے جسکي بنیاد اس وقت پڑ چکی تھی - البتہ ایک چیز بالکل نئی قسم کي ہے - یعنے مخروطی شکل کا ایک مدور گنبد جو مثل هندوستان کے مندروں کے معلوم ہوتا ہے - تمام بلاد اسلامیہ کے آثار و ابنیہ میں کہیں بھی اس طرز کا گنبد نہیں پایا جاتا -

اسلامي طرز تعمیر میں گنبد کی دو ہی شکلیں تھیں : ایراني اور عربی - ایرانی طرز کا گنبد کرہ کا نصف اول یا اس سے بھی کچھہ کم ہوتا تھا' جیسا کہ جامع اصفہان' مساجد قسطنطنیہ' اور اثار شاہان مشرقیۂ جونپور میں پایا جاتا ہے - عربی طرز میں کرہ کا دو تہائی حصہ یا نصف سے زائد لیا جاتا تھا اور بہت خوشنما ہوتا تھا - تاج آگرہ' جامع مسجد دهلي' مقبرۂ منصور' اور الحمراء اندلس وغیرہ کے گنبد اسي طرز کے هیں -

لیکن مخروطي مدور گنبد کہیں بھی نہیں بناے گئے -

حکومۃ عثمانیہ نے حکم دیا ہے کہ ان تمام آثار کي حفاظت ایک مستقل محکمے کے سپرد کي جاے' اور ہمیشہ انہیں اصلی حالت میں برقرار رکھا جاے -

- بقیہ " مسئلۂ قیام الہلال "

میں نے دو آدمیوں سے ذکر کیا - انہوں نے خواہش کی کہ میں انکے لیے آپکی خدمت میں تحریر کردوں -

محمد اکبر خاں - ارشد منزل - کیمبل پور -

سردست تین خریدار حاضر ہیں -

نذر محمد کورٹ انسپکٹر ہوشیار پور

م جمادی الاولی کا پرچہ پڑھنے سے کمال پریشانی ہوئی کہ بوجہ نقصان مالی کے کہیں ایسا نہو کہ الہلال بند ہی ہو جاے' پھر آگے جب خریداروں کی بابت پڑھا تو اس سے بھی زیادہ گھبراہٹ ہوئی - میں بہ حیثیت ایک مسکین ہونے کے اپنے مال سے امداد کرنے پر طیار ہوں - اگر اجازت ہو تو حاضر خدمت کیا جاے -

- نیز یہ بھی عرض ہے کہ آپ نے جو حضور وائسراے کے جواب ایڈریس میں اشارہ اسطرف کیا ہے کہ حاکم کی وفاداری کوئی جزو اسلام یا احکام قرآن میں داخل نہیں ہے اور نہ قرآن میں اسکا ذکر آیا ہے تو عرض ہے کہ میں کچھ زیادہ علم نہیں رکھتا - صرف ترجمہ لفظی پڑھا ہے - مگر جو ہمارے مولویصاحبان ہیں وہ آیت کریمہ اطیعوا الله واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کی تفسیر میں یہی تعلیم دیتے ہیں کہ حاکم کی اطاعت محکوم پر فرض ہے' بلکہ جس طرح خدا و رسول کی اطاعت فرض ہے اوسی طرح یہ بھی فرض ہے - اب میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ آپکا اشارہ غیر اسلام حاکم کیطرف ہے یا کہ عام طور پر - تفسیر آیت کریمہ کی کس طرح ہوگی ؟ آپ غلام کو جواب باصواب سے بذریعہ اخبار مشکور فرماویں -

حافظ چراغ الدین قریشی از تراب تحصیل تلہ ضلع اٹک

الہلال :

جواب تفصیل کا طالب ہے - اس آیت کو اس موقعہ سے کوئی تعلق نہیں - اسکی ایسی تفسیر کرنا بڑی ہی سخت باطل پرستانہ جسارت ہے - میں آیندہ کسی اشاعت میں فرصت پاتے ہی مفصل جواب دونگا - ایک مرتبہ اس مسئلہ کو بالکل صاف کردینا چاہیے -

مسیحاے ملت - روحی فداک - الہلال اسلام اور فرزندان اسلام کی جو کچھ گرانقدر خدمت انجام دے رہا ہے' وہ اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں - کوئی مسلم قلب یہ سننے کی تاب نہیں لاسکتا کہ خدا نخواستہ الہلال کی اشاعت بند ہو جائیگی -

میرے خیال میں جن دلوں میں درد ہے وہ کب کے صداے دعوت کے گوش زد ہوتے ہی بیچین ہوگئے ہونگے' بلکہ عملی طور سے مصروف ہونگے کہ مسئلہ قیام الہلال کے متعلق جو کچھ جناب نے تجویز فرمائی ہے' اوسکی تکمیل ہوجاے - اس قصبہ میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت نہایت ابتر ہے - اور قومی احساس کیسے ہوسکتا ہے جبتک کہ انکو علم نہو' تاہم میں شبانہ روز اسی فکر میں ہوں کہ جہاں تک ہوسکے اس مفید تجویز کی تکمیل میں کچھ خدمت کروں - مجھے اس کا خیال بہت دنوں سے ہے کہ الہلال ہر مسلم ہاتھ میں رہنا چاہیے اور کم از کم جنکو کچھ بھی علمی مذاق ہے یا اخباری ذوق اور مذہبی احساس' اونکے ہاتھ تو کبھی بھی الہلال سے خالی نرہیں - بحمدہ کہ جناب کی اس مفید تجویز نے اور آمادہ اور طیار کردیا' انشاء اللہ میں برابر کوشش کرونگا - لیکن خدا کیلیے آپ کوئی فیصلہ ایسا نہ کر بیٹھیگا کہ مسلمانوں کی آرزوں کی خلاف ہو - سر دست سات خریدار حاضر ہیں -

انور علی فاروقی از پر دہنی ' دکن -

ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار' صفائی' ستھرا پن' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی

رسالت

اس نام کا ایک ماہوار اردو رسالہ قابل ترین ایڈیٹروں کی ایڈیٹری میں کلکتہ سے شایع ہونے والا ہے - مضامین - مذہبی - اخلاقی تمدنی - تاریخی - ادبی - طبی وغیرہ وغیرہ ہوا کریں گے - مقصد اعلی توحید و رسالت کی تبلیغ ہے - خط عمدہ کاغذ و چھپائی اعلی حجم ۴۸ صفحہ - نہایت لاجواب و قابل دید رسالہ ہوگا - قیمت باوجود بیشمار خوبیوں کے عام خریداروں سے مع محصولڈاک دو روپے آٹھہ آنے سالانہ لیجائیگی - پہلا نمبر نمونے کے طور پر بلا قیمت روانہ ہوگا - مطبعہ چار آنے کے ٹکٹ آنے پر -

ترسیل زر و جملہ خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیے -

منیجر رسالت نمبر ۱۰ سندریہ پٹی بازار - کلکتہ

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں' زمانۂ انحطاط میں جوانی کی سی قوت پیدا کر دیتی ہیں' کیساہی ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی ہیں' اور ہمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب ہدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ہوگی جو بیان سے باہر ہے - ٹوٹے ہوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتی' اور چہرے پر رونق لاتی ہے - علاوہ اسکے اشتہا کی کمی کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھی عدیم النظیر ہیں' ہر خریدار کو دوا کے ہمراہ بالکل مفت بعض ایسی ہدایات بھی دیجاتی ہیں' جو بجاے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشی کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۴ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کی گولیونکے ساتھہ راز بھی تحریر کیا جالیگا -

المشتہر

منیجر کارخانۂ حبوب کا یا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ۲ روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

اطـــلاع

انجمن اصلاح المسلمین قصبه گنیشپور ضلع بستی کا پہلا جلسه بتاریخ ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ مئی سنه ۱۹۱۴ع یوم جمعه و شنبه و یکشنبه قرار پایا ہے - علماء کرام و ملک کے قابل حضرات کے خدمت میں استدعا ہے که شریک جلسه هوکر کارکنان انجمن کو مشکور فرماویں -

جو صاحب کوئي مضمون نثر یا نظم انجمن میں پڑھنا چاهیں - وه دو هفته قبل سکریٹری انجمن کو عنوان مضمون سے اطلاع دیدیں -

شریک هونیوالے حضرات کے قیام و طعام کا انتظام منجانب انجمن هو گا بشرطیکه ایک هفته قبل اطلاع دیجالے

قصبه گنیشپور اسٹیشن بستی سے قریب ہے -

المـعلن .

ابو الاعجاز عرشی - سکریٹري انجمن اصلاح المسلمین قصبه گنیشپور ضلع بستی پوسٹ صدر - یو - پی -

ایک اهم خوشخبری

حضرت مولانا و مقتدانا - السلام علیکم و رحمته الله و برکاته !

غالباً آپ اس خبر مسرت اثر سے بهت هی خوش هونگے که ۲۴ - اپریل جمعه گذشته کو مسجد گیانباپی میں ایک اعلی تعلیم یافته یورپین شخص اور بنارس اسٹیٹ کا چیف انجنیر مسٹر سی - ایف - لنٹن صاحب بعد نماز جمعه ایک بہت بڑے عظیم الشان مجمع کے سامنے مشرف به اسلام هوے ' اور انہوں نے خود اپنا اسلامی نام محمد اسمعیل پسند فرمایا - اس سارے واقعه کی کامیابی کا سہرا جناب مولانا مولوی محمد عظیم صاحب متوطن ککهڑ ضلع گوجرانواله (پنجاب) کے سر ہے - جن کي فیض صحبت سے متاثر هوکر صاحب موصوف نے اسلام قبول فرمایا - صاحب موصوف ایک معزز انگریز خاندان سے هیں - اور خاص علمی مذاق رکهنے کے علاوه بہت بڑے انجینر هیں - چنانچه آجکل بنارس اسٹیٹ ریلوے کی تعمیر کا کام اُن کے سپرد ہے - جسمیں انهیں باره سو روپے ماهوار تنخواه علاوه الاؤنس کے ملتی ہے - قبول السلام سے پہلے تلاش حق میں مصروف تھے - اتفاقاً مولوي صاحب سے سابقه پڑ گیا - اور یه سعادت خداوند کریم کے فضل سے انهیں نصیب هوی -

نیاز مند نذیر علی - نمبر ۳۳ - چهاؤنی بنارس -

صحت النساء و محافظ الصبیان

طب جدید اور اپنے چالیس ساله ذاتي تجربے کي بنا پر دو کتابیں تیار کي هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کی صحت کے متعلق موثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹر کرنیل زید احمد صاحب نے بہت تعریف لکهه کر فرمایا ہے که یه دونوں کتابیں هر گهر میں هوني چاهیں - اور جنابه هر هالینس بیگم صاحبه بهوپال دام اقبالها نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمالي هیں - بنظر رفاهٔ عام چهه ماه کے لیے رعایت کی جاتی ہے - طالبان صحت جلد فائده اٹهالیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیه - ۱۰ آنه - رعایتی ۱۲ آنه
محافظ الصبیان ' اصلی قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتی ۱ روپیه -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افسر دو جانه - ڈاکخانه بهري ضلع رهتک -

الهـــلال کي ششمـاهی مجلـدات

— * —

قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپیه میں فروخت هوتی تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي ہے -

الهـلال کي تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهبري حرفوں میں الهـلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجـر)

روغن بیگم بهار

حضرات اهلکار امراض دماغی کے مبتلا وکلا ' طلبه ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ہے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي دیکها اور پڑها ہے ' ایک عرصے کی فکر اور سراغ کے بعد بهترین مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه ہے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهي جاسکتي ہے صرف ایک شیشی ایکبار منگوالر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا ہے که آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹري کمدراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں اُنکے بمقابل یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا ہے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کی رعایت رکهي گئی ہے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کی خوشبو سے مست و دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهی ضائع نهیں هوگي - قیمت فی شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114-115 Machuabazar Street
Calcutta.

دهلي کے خانداني اطبا اور دواخانه نورتن دهلی

یه دوا خانه عرب - عدن - افریقه - امریکه - سیلون - آسٹریلیا و غیره وغیره ملکونمیں اپنا سکه جما چکا ہے اسکے مجربات معتمد الملک احترام الدوله قبله حکیم محمد احسن الله خان مرحوم طبیب خاص بهادر شاه دهلي کے خاص مجربات هیں -

دوائی ضیق - هر قسم کي کهانسي و دمه کا مجرب علاج فی بکس ایک توله ۲ دو روپیه -

حب قتل دیدان - یه گولیاں پیٹ کے کیڑے مار کر نکال دیتي هیں فی بکس ایک روپیه -

المشتهر حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانه نورتن دهلی فراشخانه